قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ

چون مقصود حدیث موصوف کہ دال است بر بودن دنیا جای عبور و بودن آخرت وطن اصلی و مستقر نہی از محبت دنیا۔ و امر بمحبت عقبی است نظر بوجوب امتثال امر حکم نبوی لازم آمد کہ در دلہا محبت آخرت از محبت دنیا بیش باشد و مقاصد این کتاب است بر این مضمون کہ حب الوطن من الایمان برای تاکید مقصود و مدلول مذکور تو تائید لازم و نتیجہ معز بود۔ این رسالہ نافعہ کہ نامش بلحاظ ملفوظ اوسط اشعار مثنوی ذیل آمد

از در حب الوطن بگذر ما لیست	کہ وطن آن سوست جان این سوی نیست

شوق وطن

معنی حب الوطن آمد درست	تو وطن نشناس را خواجہ نخست

از تالیفات عالم با عمل فاضل اجل واقف رموز شریعت ماہر اسرار طریقت اشرف العلماء افضل الفضلاء رأس المفسرین تاج المحدثین جامع علوم عقلی و نقلی واقف اسرار خفی و جلی سیدنا حضرت حاجی حافظ قاری مولٰنا مولوی شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی حنفی دامت برکاتہم کا بہ اہتمام حسب فرمایش جناب مولوی محمد انعام اللہ صاحب سابق مدرس عربی مدرسہ جامع العلوم مالک کتب خانہ مکتبہ انعامیہ واقع شہر کانپور

در مطبع نظامی واقع کانپور طبع گردید

...علاوہ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہم کی جملہ تصانیف

ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم

الحمد لله والمنة که درین زمان فرخی توامان ماه ربیع الثانی سنه ۱۳۲۹ هجری
از تصانیف جامع علوم نقلی و عقلی حضرت اقدس سیدنا مولانا شاه محمد اشرف علی
صاحب چشتی حنفی دامت برکاتهم این رسالهٔ نافعه مسمّٰی به

شوق وطن

حسب فرمایش جناب صداقت مآب مولوی محمد انعام الله صاحب سابق عربی
مدرس مدرسهٔ جامع العلوم مالک کارخانه مکتبهٔ انعامیه واقع شهر کانپور
محلّه ٹپکاپور مکان نمبر ۳ باهتمام عاجز محمد عبد الاحد مالک مطبع انتظامی

در مطبع انتظامی کانپور مطبوع گردید

تقریظ و تاریخ کتاب فیض انتساب شوق وطن

از خاکسار بمقدار امیدوار رحمت لم یزلی عاجز عاصی سید محمود علی عفا اللہ عنہ سر الخفی والجلی
زاویہ نشین گوشہ گمنامی المتخلص بہ گرامی دہلوی ثم المیرٹھی

ایہا الطلاب دین مطلبی لکھو
عالم دعامل طبیب المسلمین
واعد یا لکش ابر رحمت جہان
ثانی سحبان و حسان فی السخن
بہر تسکین قلوب مومنین
دفع طاعون را بود ہمچون سپر
حرف حرفش مخبر اخبار حق
سوے مرکز میبرد ہر کشش

فذا ضا فیکم ہو المتین
ہادی راہ ہدی ست و علن
بر سر ما آمدہ پرتو فگن
در فصاحت در بلاغت در سخن
نسخہ بنوشتہ داروے حسن
حصن تسلیم و رضا وقت محن
لفظ لفظش لطف بیتی و لدن
نقطہایش خال خوبان ختن
گفت ہاتف این گرامی نامہ را

آن بزرگ و برتر و اشرف علی
ہم محدث ہم مفسر ہم فقیہ
از کمال علم و فضل و فیض او
زمزمہ سنج ہدایت شد دگر
این کتاب مایہ صبر و سکون
ہست اجزایش قرآن و حدیث
ہر سطر چون زلف خوبان جہان
خوشنما مثل دہان دلبران
نور اشرف ہادی شوق وطن

حافظ و حاجی و صوفی ذمن
شبلی دوران و رازی زمن
فیضیاب خوشہ چین باب فن
قمری معجز بیان شکر شکن
کافی و شافی ست بہر رفع فتن
از اصول و فقہ چون نگین چمن
جدول ہر صفحہ چون نہر لبن
غنچہ ہاے تازہ آمد در چمن

فہرست مضامین شوق وطن

اور اسوجہ سے موت کا نعمت ہونا اور نیز اِن نعمِ اُخرویہ کی تفصیل مین قبر اور محشر اور جنت کے
حالات اور مؤمن کے لیے جو بشارات وارد ہین اور اسکے ضمن مین مطلق مصائب و امراض اور
بالخصوص طاعون کے فضائل اور اسپر جو اجر و ثواب و قرب و قبول موعود ہے جسپر وہ نعم و بشارات
مبنی و مرتب ہین یہ سب مضامین وقتاً فوقتاً اُن پریشان حالون کے گوش گذار کیے گئے جس سے
بیّن اور فوری نفع مشاہد ہوا کہ عام طور سے اُن سامعین کی ڈھارس بندھ گئی اور آثار
فرحت و بشاشت کے اُنکے اقوال و افعال سے نمایان ہونے لگے اور سب پریشانی سے تبدیل بجمعیت
ہو گئی بلکہ ایک درجہ مین موت کے مشتاق نظر آنے لگے جب اِن لوگون کے لیے یہ مضامین اسدرجہ
نافع ثابت ہوئے تو خیال آیا کہ چند سال سے ہند مین وقتاً فوقتاً طاعون کا مواطن کثیرہ مین
تسلّط ہوتا رہتا ہے اور دیکھیے کب تک ایسا رہیگا اور اکثر لوگ جہان جہان طاعون پھیلتا
ہے ان ہی تشویشات و تہویشات مین مبتلا ہو جاتے ہین جس سے عِلاوہ نقصان آخرت کے
اُنکی بقیہ دنیوی حیات بھی تلخ ہو جاتی ہے اِسلیے وہ بھی اِس نسخہ مفرح رُوح و مقوی قلب کے
حاجتمند ہین پس اگر یہ مضامین بذریعۂ تقیید بالکتابت کے اُن تک بھی پہونچا دیجاوین تو حق تعالےٰ
سے امید قوی ہے کہ اسی طرح یعنی مثل حاضرین کے اُن غائبین کو بھی نفع حاصل ہو لہٰذا اُن مضامین
کے جمع کرنیکا قصد مصمم ہوا مگر چونکہ یہ مضامین باوقاتِ مختلفہ بیان مین لائے گئے تھے اور اِس
سبب سے بتفاصیلہا و باَعیانہا محفوظ رہ نہ سکتے تھے اِسلیے ارادہ کیا کہ شیخ جلال سیوطیؒ کی
کتاب شرح الصدور سے اس قسم کی احادیث ملتقط کرکے اُردو زبان مین اُنکا سلیس ترجمہ کردیا
جاوے کہ اصل مقصود اسمین آجاویگا چنانچہ تقریباً تیس حدیثین اِس قسم کی جمع کرنے پایا تھا کہ
ایک نسخہ شرح الصدور کا مطبوعۂ مصر بعض احباب سے میسّر ہوا جسکے حاشیہ پر شیخ ممدوح ہی کا ایک
مختصر سا رسالہ مسمّٰی بہ **بشری الکئیب بلقاء الحبیب** چڑھا تھا جو خاص مضامین مبشرہ متعلقہ
برزخ ہی مین جمع کیا گیا ہے یہ رسالہ چونکہ غرض بالا کے زیادہ موافق تھا اِسلیے مناسب معلوم ہوا
کہ شرح الصدور کے التقاط کو ترک کرکے خود اس رسالہ کے ایک معتد بہ حصہ کا ترجمہ کردیا جاوے
اور کہین کہین تقویۃً و تائیداً یا تکمیلاً و تفصیلاً دوسری کتابون سے تبعاً و ضمناً کچھ لے لیا جاوے
جہان کتاب کا حوالہ نہو اُسکو رسالہ بشری الکئیب سے سمجھا جاوے اور جہان دوسری کتاب سے

اعلانِ واجب الاذعان

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی بشر المؤمنین برضاءہ + وسلی للمشتاقین بوعد لقاءہ
والصلوٰۃ والسلام علیٰ محمدٍ الحبیب المحبوب + الذی ھو واصلۃ بین الرّب
والمربوب + وعلیٰ آلہ واصحابہ الفائزین بالمطلب الاقصیٰ والمقصد الاسنیٰ

اما بعد غالباً تین سال گذرے ہونگے کہ ضلع مظفرنگر مین خصوصیت کے ساتھ
طاعون کا اشتداد اور اُسکے ساتھ اُسکا امتداد ہوا - ہمارا یہ قصبہ بھی کہ اُسی ضلع مین
ہے اِس اثر مین شریک تھا جس سے لوگون مین ایک عام تشویش دیکھی جاتی تھی کسی نے
بستی ہی چھوڑ دی کوئی چھوڑنے پر تیار - کوئی تحیّر و توحش مین گرفتار غرض ایک عجیب
سمان تھا - چونکہ شریعت مقدسہ نے تمام عوارض روحانیہ و امراض قلبیہ کے معالجہ کی
کفالت فرمائی ہے اور ذمّہ لیا ہے اور یہ اعراض مذکورہ ناشی تھے مرض قلت صبر و ضعف
توکّل و عدم رضا بالقضاء و فقدان یقین سے اور اِن سب امراض کا سبب صرف دُنیا کی رغبت
اور آخرت کی بے رغبتی ہے اور علاج کی حقیقت ہے ازالہ سبب چنانچہ ارشاد فیض بُنیاد
حُبُّ الدُّنیا رأس کل خطیئۃ اور اکثروا ذکر ھاذم اللذات کا یہی راز ہے اِن سب
مقدّمات پر نظر کرکے بندہ نے اِسی قاعدہ کے موافق اصلاح حال عامہ ناس کی طرف توجہ
کی اور مجالس وعظ و تذکیر مین نعم اُخرویہ کی رغبت دلانا شروع کی جس سے تمتعات دنیویہ سے
بے رغبتی پیدا ہونے کی از خود توقع تھی اور اِن نعم اُخرویہ کے حصول کا موت پر موقوف ہونا

اذا ابتلیت عبدی بحبیبتیه ثم صبر عوضته منهما الجنة یرید عینیه رواه البخاری - مشکوٰة

جب میں اپنے بندے کو اسکی دو پیاری چیزوں یعنی آنکھوں کی مصیبت میں گرفتار کرتا ہوں پھر وہ صبر کرتا ہے تو اسکے عوض میں جنت دیتا ہوں - روایت کیا اسکو بخاری نے

عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا ابتلی المسلم ببلاء فی جسده قیل للملك اکتب له صالح عمله الذی کان یعمل فان شفاه غسله وطهره وان قبضه غفر له ورحمه رواه فی شرح السنة - مشکوٰة

(ترجمہ) حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسلمان کسی بلائے جسمانی یعنی مرض وغیرہ میں مبتلا ہوتا ہے تو فرشتہ کو (جو اسکے اعمال صالحہ لکھا کرتا تھا) حکم ہوجاتا ہے کہ جو نیک کام یہ پہلے سے (یعنی حالت صحت میں) کیا کرتا تھا وہ سب لکھتے رہو پھر اللہ تعالیٰ اگر اسکو شفا دیتا ہے تو اسکو پاک صاف کردیتا ہے اور اگر وفات دیتا ہے تو اسکے ساتھ مغفرت و رحمت کا معاملہ فرماتا ہے روایت کیا اسکو شرح السنہ میں -

عن محمد بن خالد السلمی عن ابیه عن جده قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان العبد اذا سبقت له من الله منزلة لم یبلغها بعمله ابتلاه الله فی جسده او فی ماله او فی ولده ثم صبره علی ذلك حتّٰی یبلغه المنزلة التی سبقت له من الله رواه احمد و ابو داؤد - مشکوٰة

(ترجمہ) محمد بن خالد اپنے باپ و دادا کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بندے کے لیے کوئی مرتبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجویز ہوتا ہے جسکو وہ اپنے عمل کے ذریعے سے نہیں پہونچ سکتا تو اللہ تعالیٰ اسپر اسکے جسم یا اسکے مال یا اسکی اولاد میں کوئی بلا مسلط کرکے اسکو صبر دیتا ہے حتّٰی کہ وہ اس مرتبہ پر پہونچ جاتا ہے روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد نے -

وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یود اهل العافیة یوم القیٰمة حین یعطی اهل البلاء الثواب لو ان جلودهم کانت قرضت فی الدنیا بالمقاریض رواه الترمذی - مشکوٰة

(ترجمہ) حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز جبکہ اہل مصیبت کو ثواب عطا ہوگا اسوقت اہل عافیت تمنا کرینگے کہ کاش دنیا میں ہماری کھال قینچیوں سے کاٹی جاتی (تاکہ ہمکو بھی ایسا ہی ثواب ملتا) روایت کیا اسکو ترمذی نے

منقول ہوگا وہاں اُسکا نام بھی لکھا جاویگا اور نام اسکا **شوقِ وطن** بدین وجہ اچھا معلوم ہوا کہ آخرت ہمارا وطن اصلی ہونے کے سبب قابلِ اشتیاق ہے جسکو ذہول نے نسیا منسیا کر رکھا ہے اور اسمین اُس ذہول کو رفع کرنیسے اُسکی تشویق ہے اور امید ہے کہ یہ رسالہ بفضلہ تعالی اس کام کا ہو گیا کہ ایسے مواقع ہول و اضطراب مین اگر اسکو پڑھا یا سُنا جاوے یا مجمع خاص یا عام مین پڑھ کر سُنایا جاوے تو انشاء اللہ تعالی غم مبدل بہ فرح اور وحشت مبدل بہ اُنس اور پریشانی مبدل بہ سکون و جمعیت ہو- اور اسمین کئی باتین اور برکت و نیز زیادت طمأنینت کے لیے ترجمہ کے ساتھ اصل الفاظ روایات کا محفوظ رکھنا بھی اصلح و احوط معلوم ہوا اور جہاں ترجمہ سے زائد کچھ لکھا گیا اُسکے آغاز پر حرف **ف** اور انجام پر کلمہ فقط لکھدیا گیا اللہ تعالی اسکو جیسا کہ ابھی اسکی امید کا اظہار کیا گیا ہے اِس مقصود یعنی شوقِ آخرت کا ذریعہ بناوین اور اِس شوق کے ساتھ اُسکے لیے آمادگی کی توفیق اور اُس توفیق پر قرب و قبول عطا فرماوین- آمین-

پہلا باب امراض و مصائب کے ثواب مین

عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما یصیب المسلم من نصب ولا وصب ولا ھم ولا حزن ولا اذی ولا غم حتی الشوکۃ یشاکھا الا کفر اللہ بھا من خطایاہ متفق علیہ مشکوٰۃ	(ترجمہ) حضرت ابو سعید پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ کسی مسلمان کو کوئی مشقت اور تعب اور فکر اور رنج اور اذیت اور غم نہین پہونچتا یہانتک کہ کانٹا ہی لگ جاوے جسمین اُسکے گناہون کا کفارہ نہ ہوجاتا ہو- روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے-
عن جابر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لام السائب لا تسبی الحمی فانھا تذھب خطایا بنی آدم کما یذھب الکیر خبث الحدید رواہ مسلم- مشکوٰۃ	(ترجمہ) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ام سائب سے فرمایا کہ بخار کو بُرا مت کہو وہ بنی آدم کے گناہون کو اسطرح دُور کرتا ہے جیسا بھٹی لوہے کے میل کو دُور کرتی ہے روایت کیا اسکو مسلم نے-
عن انس قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ سبحانہ وتعالی	(ترجمہ) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ حق تعالے فرماتے ہین کہ

رواه البخاری - مشکوٰۃ -	کے برابر ثواب ملیگا۔ روایت کیا اِسکو بخاری نے۔

ف یہ ثواب صرف وہان ٹھیرے رہنے اور نہ بھاگنے سے ملتا ہے گو اُس مین مرے نہین اور طاعون مین مرجانے کے فضائل اِس کے علاوہ ہین۔ فقط۔

عن جابرؓ ان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الفار من الطاعون کالفار من الزحف والصابر فیہ لہ اجر شہید رواہ احمد - مشکوٰۃ	(ترجمہ) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسا کہ جہاد سے بھاگنے والا اور اُسمین ثابت قدم رہنے والے کو شہید کا ثواب ملتا ہے روایت کیا اسکو احمد نے۔

ف اسکے دونون جملون سے معلوم ہوا کہ طاعون والونکو گھر بیٹھے جہاد کا ثواب ملتا ہے اور جہاد ثواب مین سب اعمال سے افضل ہے فقط

عن علیم الکندی قال کنت مع ابی عبس الغفاری علی سطح فرأی قوما یتحملون من الطاعون فقال یا طاعون خذنی الیک ثلاثا الحدیث رواہ ابن عبد البر والمروزی واحمد والطبرانی شرح الصدور	(ترجمہ) علیم کندی سے روایت ہے کہ مین ابو عبس غفاری کے ساتھ ایک چھت پر تھا اُنھون نے کچھ لوگون کو دیکھا کہ طاعون سے شہر چھوڑکر جا رہے ہین فرمانے لگے اے طاعون تو مجھکو لے لے (کہ مین متمنی ہون) روایت کیا اسکو ابن عبد البر ومروزی واحمد وطبرانی نے۔

تیسرا باب موت کی ترجیح مین حیات پر

عن عبد اللّٰہ بن عمرؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم تحفۃ المؤمن الموت اخرجہ ابن المبارک وابن ابی الدرداء والطبرانی والحاکم۔	(ترجمہ) حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحفہ (مرغوبہ) مسلمان کا موت ہے۔
عن محمود بن لبید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکرہ ابن اٰدم الموت والموت خیر لہ من الفتنۃ اخرجہ	(ترجمہ) محمود بن لبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی موت کو ناگوار سمجھتا ہے حالانکہ موت اُسکے بہ

وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كثرت ذنوب العبد ولم يكن له ما يكفرها من العمل ابتلاه الله بالحزن ليكفرها عنه رواه احمد - مشكوٰة

(ترجمہ) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندے کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اور اسکے پاس کوئی نیک عمل ایسا ہوتا نہیں جو انکا کفارہ ہو تو خدائے تعالیٰ اسکو کسی غم میں مبتلا فرماتا ہے تاکہ وہ انکا کفارہ ہو جاوے۔ روایت کیا اسکو احمد نے۔

دوسرا باب طاعون کی فضیلت میں

عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطاعون شهادة كل مسلم - متفق عليه - مشكوٰة

(ترجمہ) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون (سے) مسلمان کے لیے شہادت (کا درجہ ملتا) ہے۔ روایت کیا بخاری و مسلم نے۔

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهداء خمسة المطعون والمبطون والغريق وصاحب الهدم والشهيد في سبيل الله - متفق عليه - مشكوٰة

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہدا پانچ قسم کے ہیں۔ طاعون والا۔ اور جسکو پیٹ کی بیماری ہو (جیسے اسہال و استسقا) اور جو غرق ہو جاوے۔ اور جسپر مکان گر پڑے اور جو خدا کی راہ میں شہید ہو جاوے۔ روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے۔

عن عائشة رض قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الطاعون فاخبرني انه عذاب يبعثه الله على من يشاء وان الله جعله رحمة للمؤمنين ليس من احد يقع الطاعون فيمكث في بلده صابرا محتسبا يعلم انه لا يصيبه الا ما كتب الله له الا كان له مثل اجر شهيد

(ترجمہ) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کی نسبت دریافت کیا آپنے فرمایا کہ یہ (بعض کے لیے) ایک طرح کا عذاب ہے کہ اللہ تعالیٰ جسپر چاہتا ہے (بطور عذاب کے) بھیجتا ہے (اس بعض سے مراد کفار ہیں جیسا تقابل مؤمنین اسکا قرینہ ہے) اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اہل ایمان کے لیے رحمت بنایا ہے جو شخص وقوع طاعون کے وقت اپنی بستی میں صابر اور امیدوار ثواب ہو کر اس اعتقاد سے کہ وہی ہوگا جو مقدر ہے ٹھیرا رہیگا تو اسکو شہید

ذلك انعموا الظلمة الى روح الدنيا
اخرجه الحكيم الترمذي -

قبل اُسی کوٹھری راحت کی جگہ سمجھتا تھا مگر دنیا کی راحت اور لذت
دیکھ کر پھر وہان جانا نہین چاہا اسیطرح دنیا مین رہکر
آخرت سے گھبراتا ہی مگر وہان جاکر پھر یہان آنا پسند نہ کریگا
یہ تفسیر خود ایک حدیث مین آئی ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا مرفوعًا -

ف اور بعض حدیثون سے جو ترجیح حیات کی موت پر
معلوم ہوتی ہے وہ عارض عمل صالح کے سبب ہے جو چند روزہ
ہے اور یہ ترجیح موت کی حیات پر اصلی و دائمی ہے پس تعارض بھی نہین اور تساوی بھی نہین اور تمنی موت کی
موت کی نہی کو بھی ان حدیثون کے معارض نہ سمجھا جاوے کیونکہ اُسمین من ضر اصابہ او لضر نزل بہ
کی بھی قید ہے رواہما البخاری و مسلم یعنی کسی دنیوی تکلیف سے گھبراکر تمنّا نہ کرے کہ علامت ہے عدم
رضا بالقضا کی اور اگر شوقًا الی الآخرۃ ہو یا افتتان فی الدنیا سے بچنے کے لیے ہو ممنوع نہین فقط

چوتھا باب بعض مؤمنین پر شدّت موت کی مصلحت مین

عن ابن مسعود قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان المؤمن ليعمل
الخطيئة فيشدد بها عليه عند الموت
ليكفر بها عنه وان الكافر ليعمل الحسنة
فيسهل عليه عند الموت ليجزى بها
اخرجه الطبراني وابو نعيم بشرح الصدور

(ترجمہ) حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے
کہ (بعض اوقات) مؤمن سے کوئی گناہ ہوجاتا ہے
سو اُسکے کفّارہ کے لیے اُسپر موت کے وقت
(نزع مین) شدّت کی جاتی ہے اور (بعض اوقات)
کافر سے کوئی نیک کام ہوجاتا ہے تو اُسکا صلہ دینے
کے لیے موت کے وقت اُسپر سہولت کیجاتی ہے -

ف پس نہ شدّت موت علامت مذمومہ ہے اور نہ سہولت مطلقًا علامتِ محمودہ ہے پس
اِس شدّت سے مدح موت مین جو کہ اوپر مذکور ہے شبہہ نہ کیا جاوے فقط

پانچوان باب موت کے وقت مؤمن کی عزت اور بشارت مین

عن البراء بن عازب رضي الله تعالى عنه
ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان
العبد المؤمن اذا كان في انقطاع من

(ترجمہ) حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مومن دنیا کی
رخصت اور آخرت کی آمد کی حالت مین ہوتا ہے تو

احمد وسعید بن منصور + | دین مین خرابی پڑنے سے بہتر ہے -

ف یعنی موت مین یہ نفع ہے کہ پھر دین بگڑنے کا اندیشہ نہین اور حیات مین اِس کا خوف لگا ہے خصوصًا جب اِسکے اسباب بھی مجتمع ہُون نعوذ باللہ منہ فقط

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الدنیا سجن المؤمن وسنتہ فاذا فارق الدنیا فارق السجن والسنۃ اخرجہ ابن المبارک والطبرانی -	(ترجمہ) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا مؤمن کا جیلخانہ اور مقام قحط ہے (کہ راحت اور نعمت دونون کم ہین) سو جب دنیا کو چھوڑتا ہے تو جیلخانہ اور مقام قحط کو چھوڑتا ہے (کیونکہ آخرت مین راحت اور نعمت دونون کامل ہین)
عن انس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الموت کفارۃ لکل مسلم اخرجہ ابو نعیم -	(ترجمہ) حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موت ہر مسلمان کے گناہون کا کفارہ ہے (کہ موت کی تکالیف سے گناہ معاف ہوتے ہین کل یا بعض علی اختلاف الاقوال -
عن ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللّٰہم حبب الموت الی من یعلم انی رسولک اخرجہ الطبرانی -	(ترجمہ) حضرت ابو مالک اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ الٰہی جو شخص میرے رسول ہونے کا اعتقاد رکھتا ہے موت کو اُسکا محبوب بنا دیجیے -
عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان حفظت وصیتی فلا یکون شئ احب الیک من الموت اخرجہ الاصبہانی -	(ترجمہ) حضرت انس سے روایت ہے کہ اُن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میری نصیحت یاد رکھو تو تم کو موت سے بڑھکر کوئی چیز محبوب ہونا چاہیے -
عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما شبہت خروج ابن ادم من الدنیا الا کمثل خروج الصبی من بطن امہ من	(ترجمہ) حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا سے آدمی کے انتقال کرنے کو بس اس مثال کے مشابہ پاتا ہون جیسے بچہ ماں کے پیٹ سے یعنی اُس تنگی و تاریکی سے دنیا کی کشادگی مین آتا ہے (کہ آنیکے

دبك وما دينك فيقول الله ربي والاسلام ديني فيقولان له ما هذا الرجل الذي بعث اليكم وفيكم فيقول هو رسول الله فيقولان له وما علمك فيقول قرأت كتاب الله تعالى وامنت به وصدقته فينادي مناد من السماء ان صدق عبدي وافرشوا له من الجنة والبسوه من الجنة وافتحوا له بابا الى الجنة فياتيه من ريحها وطيبها ويفسح له في قبره مد بصره ويأتيه رجل حسن الثياب طيب الرائحة فيقول له ابشر بالذي يسرك هذا يومك الذي كنت توعد فيقول له من انت فوجهك يجئ بالخير فيقول انا عملك الصالح فيقول رب اقم الساعة رب اقم الساعة حتى ارجع الى اهلي ومالي اخرجه احمد وابو داؤد والحاكم والبيهقي وغيرهم -

(یہ) روح بدن میں لوٹائی جاتی ہے (برزخ کے مناسب دُنیا کی طرح) پھر اُسکے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اُسکو بٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہی اور میرا دین اسلام ہے پھر وہ کہتے ہیں کہ یہ شخص (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہے جو تمھاری طرف اور تم میں مبعوث ہوے وہ کہتا ہے کہ یہ اللہ کے پیغمبر ہیں وہ کہتے ہیں تجکو کیسے معلوم ہوا وہ کہتا ہی کہ میں نے قرآن شریف پڑھا اور اُس پر ایمان لایا اور اُسکی تصدیق کی پھر آسمان سے ایک منادی (من جانب اللہ) ندا دیتا ہے کہ میرے بندے نے صحیح جواب دیا اِسکے لیے جنت کا فرش بچھا دو اور اِسکو جنت کا لباس پہنا دو اور اسکے واسطے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو پس اسکو جنت کی ہوا اور خوشبو پہونچتی ہے اور منتہاے نظر تک اسکے لیے قبر میں کشادگی ہوجاتی ہے اور اسکے پاس ایک شخص عمدہ لباس عمدہ خوشبو والا آتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ تجکو خبر مسرت کا مژدہ ہو یہی دن ہے جسکا تجھسے وعدہ ہوتا تھا وہ پوچھتا ہے تو کون ہے تیرے تو چہرے ہی سے خیر معلوم ہوتی ہے وہ کہتا ہے میں تیرا عمل صالح ہوں میت بار بار کہتا ہی کہ اے رب (جلدی) قیامت قائم کر دیجیے کہ میں اپنے اہل و اموال میں جاؤں (جو قیامت میں ملیں گے) روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور حاکم اور بیہقی وغیرہم نے۔

عن جعفر عن محمد عن ابيه ابن الخزرج عن ابيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ونظر الى ملك

(ترجمہ) جعفر محمد سے وہ اپنے باپ ابن الخزرج سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپ نے ملک الموت کو ایک

الدنیا واقبال من الاخرة نزل الیه
ملائکة من السماء بیض الوجوه کان
وجوههم الشمس معهم اکفان من
اکفان الجنة وحنوط من حنوط الجنة
حتی یجلسوا منه مد البصر ثم یجئ ملك
الموت یجلس عند راسه فیقول ایتها
النفس المطمئنة اخرجی الی مغفرة
من الله ورضوان فتخرج تسیل کما
تسیل القطرة من السقاء وان کنتم
ترون غیر ذلك فیخرجونها فاذا
اخرجوها لم یدعوها فی یده طرفة
عین فیجعلونها فی تلك الاکفان
والحنوط ویخرج منها کاطیب نفحة
مسك علی وجه الارض فیصعدون
بها فلا یمرون علی ملأ من الملائکة
الا قالوا ما هذه الروح الطیبة
فیقولون فلان بن فلان باحسن
اسمائه التی کانوا یسمونه بها فی الدنیا
حتی ینتهوا به الی السماء التی تلیها
حتی ینتهی به الی السماء السابعة فیقول الله
تعالی اکتبوا کتابه فی علیین واعیدوه
الی الارض فیعاد روحه فی جسده فیاتیه
ملکان فیجلسانه فیقولان له من

اُسکے پاس آسمان سے فرشتے آتے ہین جنکے چہرے
آفتاب کی طرح روشن ہوتے ہین اُنکے پاس جنّت کا
کفن اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے یہانتک کہ مُنتہاے
نظر کے فاصلے پر بیٹھ جاتے ہین پھر مَلک الموت اُسکے سر
کے پاس آکر بیٹھتے ہین اور کہتے ہین اے جان جسکو خدا کے
حکم پر اطمینان تھا اللہ کی مغفرت اور رضامندی کی
طرف چل وہ اسطرح (آسانی سے) نکلتی ہے جیسا مشک کے
سے (پانی کا) قطرہ ڈھلک آتا ہی گو تم (ظاہر مین) اِس کے
خلاف حالت دیکھو (کہ شدّت سے جان نکلی تو وہ شدت
جسم پر ہوتی ہے روح کو راحت ہوتی ہے) غرض فرشتے
اُس روح کو نکال لیتے ہین اور نکال لینے کے بعد مَلک الموت
کے ہاتھ مین چشم زدن کے لیے بھی نہین چھوڑتے بلکہ اُس
(بہشتی) کفن اور خوشبو مین رکھ لیتے ہین اور اُس سے
ایسی خوشبو نکلتی ہے جیسے دُنیا مین مُشک کی تیز
خوشبو ہو پھر وہ اُسکو لیکر اوپر کو چڑھتے ہین سو فرشتون
کے جس گروہ پر انکا گذر ہوتا ہے وہ پوچھتے ہین یہ پاکیزہ
روح کون ہے وہ اُسکے اچھے سے اچھے نام جو دنیا مین
مشہور تھا بتلاتے ہین کہ فلان بن فلان ہے یہانتک
کہ (اسی حالت سے) وہ اُسکو اس قریب والے آسمان
(یعنی سماء دنیا) کی طرف پھر وہان سے (سب آسمانون
سے گذر کر) ساتوین آسمان کی طرف لیجاتے ہین اللہ تعالے
کا ارشاد ہوتا ہی کہ اسکا نام علیّین مین لکھدو اور اسکو
(سوال قبر کے لیے) پھر زمین کی طرف لیجاؤ سو اُسکی

ملك الموت الى ولی الله سلّم عليه فا
سلامه عليه ان يقول السلام عليك
يا ولى الله قم فاخرج من دارك التی
خربتها الى دارك التی عمرتها اخرجه
القاضی ابوالحسين بن العريف
ابو الربيع المسعودی - شرح الصدور

خدا کے مقبول بندے کے پاس آتے ہیں تو اُسکو
سلام کرتے ہیں اور اُنکا سلام یہ ہے کہتے ہیں
کہ السّلام علیک یا ولی اللہ اُٹھو اور اس گھر سے
جسکو خالی کر دیا ہے اُس گھر کی طرف چلو جسکو معمور کر دیا
ہے (یعنی دارِ دُنیا سے دارِ آخرت کی
طرف) -

عن ابن مسعود قال اذا اراد الله
قبض روح المؤمن اوحی الى ملك
الموت اقرئه منی السلام فاذا جاء
ملك الموت لقبض روحه قال له ربك
يقرئك السلام اخرجه ابو القاسم بن
مندة فی كتاب الاحوال - شرح الصدور

(ترجمہ) ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ
کسی مؤمن کی روح قبض کرنا چاہتا ہے تو ملک الموت
کو حکم ہوتا ہے کہ اسکو میرا سلام کہنا سو جب ملک الموت
اُسکی قبض روح کے واسطے آتے ہیں اُس سے کہتے ہیں
کہ تیرا رب تجکو سلام فرماتا ہے (سبحان اللہ کیا دولت
ہے ایسی موت پر ہزاروں زندگی قربان -

عن زيد بن اسلم قال يؤتى المؤمن
عند الموت فيقال له لا تخف مما انت
قادم عليه فيذهب خوفه ولا تحزن
على الدنيا ولا على اهلها وابشر
بالجنة فيموت وقد اقر الله عينه
اخرجه ابن حاتم - وفی شرح الصدور
عنه ايضًا فی الاية (ان الذين قالوا
ربنا الله الى توعدون) قال يبشر
بها عند موته وفی قبره ويوم
يبعث فانه لفی الجنة وما ذهبت
فرحة البشارة من قلبه -

(ترجمہ) زید بن اسلم سے روایت ہے کہ مومن
کے پاس موت کے وقت فرشتوں کو بھیجا جاتا ہے اور
(اُنکی معرفت) کہا جاتا ہے کہ جہاں تو جاتا ہے وہاں سے
ڈرنا نہیں سو اُسکا خوف جاتا رہتا ہے اور دنیا اور
اہلِ دُنیا کی مفارقت پر غم مت کرنا اور جنت کے مژدے
سے خوش ہو سو وہ ایسی حالت میں مرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ
اُسکی آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا ہے (یعنی اُسکو چین دیتا ہے)
اور اُن ہی سے آیت ان الذین قالوا الخ کی
تفسیر میں منقول ہے کہ اوقات موت و دفن و حشر میں اسکو
بشارت دیجاتی ہے سو جنت میں جانے پر بھی اُس بشارت
کی فرحت اُسکے قلب سے نہ جاوے گی -

الموت عند راس رجل من الانصار فقال یا ملک الموت ارفق بصاحبی فانہ مؤمن فقال ملک الموت طب نفسا و قر عینا واعلم انی بکل مؤمن رفیق اخرجہ الطبرانی و ابن منبہ کلاھما فی المعرفۃ۔

انصاری کے سرہانے دیکھا اور فرمایا اے ملک الموت میرے صحابی سے نرمی کرو کہ وہ مؤمن ہے ملک الموت نے کہا کہ آپ دل خوش رکھیے اور آنکھیں ٹھنڈی رکھیے اور یقین کیجیے کہ مین ہر مسلمان کے ساتھ نرم ہون ۔

اخرج البزار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المؤمن اذا احضرتہ الملائکۃ بحریرۃ فیھا مسک و عنبر و ریحان فتسل روحہ کما تسل الشعرۃ من العجین و یقال ایتھا النفس المطمئنۃ اخرجی راضیۃ مرضیا علیک الی روح اللہ و کرامتہ فاذا اخرجت روحہ وضعت علی ذلک المسک و الریحان والموت علیہ الحریرۃ و ذھب بہ الی علیین۔

(ترجمہ) بزار نے ابوہریرہؓ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب مؤمن کی موت کا وقت آتا ہے تو اُسکے پاس فرشتے ایک حریر لیکر آتے ہین جسمین مشک و عنبر اور ریحان بسا ہوتا ہے اور اُسکی روح اسطرح نرمی سے نکل آتی ہے جیسے آٹے سے بال نکل آتا ہے اور اُس سے کہا جاتا ہے اے جان جسکو خدا کے حکمون پر اطمینان تھا تو حق تعالیٰ کی رحمت اور سامانِ عزت کی طرف اس حالت مین چل کہ تو اُس سے راضی اور وہ تجھسے راضی پھر جب روح نکلتی ہے تو اُسے مشک و ریحان پر رکھکر اوپر سے وہ حریر لپیٹ دیا جاتا ہے اور علیین کی طرف اُسکو لیجاتے ہین۔

عن ابن جریج قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعائشۃؓ اذا عاین المؤمن الملائکۃ قالوا نرجعک الی الدنیا فیقول الی دار الھموم و الاحزان قدمونی الی اللہ تعالیٰ اخرجہ ابن جریر و ابن المنذر فی تفسیرھما

(ترجمہ) ابن جریج سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ جب مؤمن ملائکہ کو دیکھتا ہے وہ کہتے ہین کہ ہم تجکو پھر دنیا کی طرف واپس کر دین (یعنی روح نہ نکالین) وہ کہتا ہے کہ مقام ہموم و غموم کی طرف (واپس کرتے ہو) مجکو تو اللہ تعالیٰ کے پاس لے چلو۔

عن انس بن مالکؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء

(ترجمہ) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ملک الموت

لمیت استقبله والده کما یستقبل الغائب اخرجه ابن ابی الدنیا۔	مرتا ہے تو اُسکی اولاد (عالم ارواح مین) اسطرح اُسکا استقبال کرتی ہے جیسے کسی باہر گئے ہوئے کا آنے کے وقت استقبال کیا کرتے ہین۔
عن ثابت البنانی قال بلغنا ان المیت اذا مات احتوشته اهله واقاربه الذین تقدمه من الموتی فهم افرح به وهو افرح بهم من المسافر اذا قدم الی اهله اخرجه ابن ابی الدنیا۔	(ترجمہ) ثابت بنانی سے منقول ہے کہ ہمکو یہ روایت پہونچی کہ جب کوئی مرتا ہے تو (عالم ارواح مین پہونچنے کیوقت) اُسکے اہل و اقارب جو پہلے مر چکے ہین اُسکو ہر چہار طرف سے گھیر لیتے ہین اور وہ اس سے ملکر اور یہ اُن سے ملکر اُس مسافر سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہین جو اپنے گھر آتا ہے۔

ساتوان باب تجہیز و تکفین کے وقت کے اعزاز مین

عن عمرو بن دینار قال ما من میت یموت الا و روحه فی ید ملك ینظر الی جسده کیف یغسل و کیف یکفن و کیف یمشی به و یقال له وهو علی سریره اسمع ثناء الناس علیك اخرجه ابو نعیم فی الحلیة۔	(ترجمہ) عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ جو میت مرتا ہے اُسکی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ مین رہتی ہے اپنے جسد کو دیکھتی ہے کہ کیونکر اُسکو غسل دیا جاتا ہے کیونکر کفن دیتے ہین اور کیونکر اُسکو لیکر چلتے ہین اور لاش ابھی تختہ ہی پر ہوتی ہے کہ اس سے فرشتے کہتے ہین کہ لوگ جو تیری تعریف کر رہے ہین سُن لے (کہ بشارت عاجلہ مقدمہ ہے خیر آئندہ کا)

ف اسی طرح کی روایت کہ اُس سے فرشتے یہ بات کہتے ہین حضرت سفیان سے بھی ابن ابی الدنیا نے نقل کی ہے مقصود ملائکہ کا اسقول سے اسوقت اسکا جاہ دکھلانا اور دل بڑھانا اور آئندہ کے لیے امید لانا ہے

آٹھوان باب مومن کے محبوب ہونے مین آسمان کے نزدیک

عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ما من انسان الا له بابان فی السماء باب یصعد منه عمله و باب	(ترجمہ) حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر انسان کے لیے آسمان مین دو دروازے ہین ایک دروازہ جس سے اُسکے اعمال چڑھتے ہین

چھٹا باب نیکی بعد ارواح کی باہمی ملاقات ومکالمت مین

عن ابی ایوب الانصاری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان نفس المؤمن اذا قبضت تلقاها اهل الرحمة من عباد الله کما یلقون البشیر من اهل الدنیا فیقولون انظروا صاحبکم یستریح فانه کان فی کرب شدید ثم یسألون ما فعل فلان و فلانة هل تزوجت فاذا سألوه عن الرجل الذی قد مات قبله فیقول انه قد مات ذاك قبلی فیقولون انا لله وانا الیه راجعون ذهب به الی امه الهاویة فبئست الام وبئست المربیة وقال ان اعمالکم ترد علی اقاربکم وعشائرکم من اهل الآخرة فان کان خیرا فرحوا واستبشروا وقالوا اللهم هذه فضلك ورحمتك فاتمم نعمتك علیه وامته علیها ویعرض علیهم عمل المسیٔ فیقولون اللهم الهمه عملا صالحا ترضی به فتقربه الیك اخرجه ابن ابی الدنیا و الطبرانی فی الاوسط - شرح الصدور

(ترجمہ) حضرت ابو ایوب انصاری رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مومن کی روح قبض کیجاتی ہے تو خدا کے مرحوم بندے اسطرح آ بڑھکر اُس سے ملتے ہین جیسے دنیا مین کسی خوشخبری لانیو سے ملا کرتے ہین پھر اُنمین سے بعضے) کہتے ہین کہ ذرا اسکو مہلت دو کہ دم لے لے کیونکہ (دنیا مین) یہ بڑے کرب مین تھا بعد اسکے اُس سے پوچھنا شروع کرتے ہین کہ فلانے شخص کا کیا حال ہے اور فلانی عورت کا کیا حال ہے کیا اُسنے نکاح کر لیا ہے پھر اگر ایسے شخص کا حال پوچھ بیٹھے جو اس شخص سے پہلے مر چکا ہو اور اس نے کہا کہ وہ تو مجھسے پہلے مر چکا ہے تو اناللہ پڑھکر کہتے ہین کہ بس اسکو اُسکے ٹھکانے یعنی دوزخ کی طرف لیجایا گیا وہ جانے کی بھی بُری جگہ ہے اور رہنے کی بھی بُری جگہ ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ تمھارے اعمال تمھارے رشتہ دار خاندان والون کے سامنے جو کہ آخرت مین ہین پیش کیے جاتے ہین اگر عمل نیک ہوا تو خوش اور بشاش ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ اے اللہ یہ آپکا فضل اور رحمت ہے سو اپنی نعمت اُسپر پوری کیجیے اور اسی پر اسکو موت دیجیے اور گنہگار کا عمل بھی پیش ہوتا ہے سو کہتے ہین کہ اے اللہ اسکے دلمین نیکی ڈال جو تیری رضا اور قرب کا سبب ہو

عن سعید بن جبیر قال اذا مات

(ترجمہ) سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ جب کوئی

ملائکتی فتصلے علی روحہ فی الارواح اخرجہ ابن عساکر۔ شرح الصدور	یہ ہو کہ میرے فرشتے اُس (کے جنازے) کے ساتھ جاوینگے اور اُسکی روح پر اور (نیک) رُوحون کے ساتھ دعا کرینگے۔

ف اس روایت مین فرشتون کے ہمراہ جنازہ ہونے سے مطلق ہمراہی مراد نہین ہے کیونکہ یہ تو ہر میت کے ساتھ ہوتا ہے بلکہ وہ ہمراہی جو بطور اکرام کے ہو چنانچہ تشییع میت الی القبر ابتغاءً لمرضات کے صلہ مین اسکا واقع ہونا قرینہ صریحہ ہے اس مراد کا۔ غرض ان ابواب ثلثہ اخیرہ کے آثار سے بھی میت مؤمن کا مکرم ہونا ظاہر ہو رہا ہے کہ آسمان کے نزدیک اُسکی کیسی عزت کہ اُسکے ساتھ تعلق کم ہوجانے سے روتا ہے زمین کے نزدیک اُسکی کیسی عظمت کہ اُسکے عمل کی مفارقت پر بلکہ خود اُس پر بھی اشکبار ہو پھر ہر حصہ اُسکا اُسکو اپنی آغوش مین رکھنے کی تمنا کرے فرشتون کے نزدیک اُسکی کیسی وقعت کہ خدم حشم کی طرح اُسکے جنازے کے ساتھ چلین۔ ایسی مخلوقاتِ عظیمہ جثّا ورتبۃً کے نزدیک کسی کا معزز و محترم ہونا کیا کچھ تھوڑی بات ہے دنیا مین یہ بات کسی بڑے سے بڑے بادشاہ ہفت اقلیم کو بھی میسر نہین جب مُردے کو ان اکرامون کی خبر ہوتی ہوگی ۔ بعضے سماعًا عالمِ آخرت کی کیسی کچھ قدر کرتا ہوگا اور دنیا کو کیسا کچھ حقیر سمجھتا ہوگا اور یہان سے وہان چلے جانے کو غنیمت سمجھتا ہوگا وفی ذلك فليتنافس المتنافسون ٥ ولمثل هذا فليعمل العاملون ۔ اللہ توفیق دینے والا اور مدد کرنے والا ہے۔ یہانتک سب ابواب کے مضامین عذاب ۔ ۔ ۔ ۔ سے پہلے ہی واقع ہو جاتے ہین جن مین بعضے بعد مین بھی مستمر رہتے ہین فقط

گیارھوان باب یعنی عالمِ برزخ کی حسّی و معنوی نعمتونمین

عن سعيد بن المسيب ان عائشة رضٰ قالت يا رسول الله انك منذ حدثتني بصوت منكر ونكير و ضغطة القبر ليس ينفعني شئ قال يا عائشة ان صوت منكر و نكير في اسماع المؤمنين كالاثمد في العين وضغطة القبر على المؤمن كالام الشفيقة يشكوا	(ترجمہ) سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپنے جب سے منکر نکیر کی آواز اور قبر کے دبانے کا مجھسے ذکر فرمایا ہے کوئی چیز مجکو (تسلی مین) نافع نہین ہوتی آپنے فرمایا اے عائشہ منکر نکیر کی آواز اہل ایمان کے کانون مین ایسی ہوگی جیسے سُرمہ آنکھ مین (لذت بخش ہوتا ہے) اور قبر کا دبانا مؤمن کے حق مین ایسا (راحت بخش) ہوگا جیسے کہ ماں شفیقہ

ینزل منه رزقه فاذا مات العبد المؤمن بکیا علیه اخرجه الترمذی وابو یعلی وابن ابی الدنیا۔	اور ایک دروازہ جس سے اُسکا رزق اُترتا ہے سو جب بندۂ مومن مرجاتا ہے وہ دونوں دروازے اُس پر روتے ہیں۔

نوان باب مؤمن کے محبوب ہونے مین زمین کے نزدیک

عن عطاء الخراسانی قال ما من عبد یسجد للہ سجدۃ فی بقعۃ من بقاع الارض الا شھدت لہ یوم القیمۃ وبکت علیہ یوم یموت۔ اخرجہ ابو نعیم۔	(ترجمہ) عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ جو شخص زمین کے کسی ٹکڑے پر سجدہ کرتا ہے وہ ٹکڑا قیامت مین اُسکے لیے گواہی دے گا اور اُسکے مرنے کے دن اُسپر روتا ہے۔
عن ابن عباس قال ان الارض لتبکی علی المؤمن اربعین صباحا اخرجہ ابن ابی الدنیا والحاکم۔ شرح الصدور	(ترجمہ) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ زمین مؤمن (کے مرنے) پر چالیس دن تک روتی ہے۔
عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المؤمن اذا مات تجملت المقابر بموتہ فلیس منہ بقعۃ الا وھی تتمنی ان یدفن فیھا رواہ ابن عدی وابن مندۃ وابن عساکر۔	(ترجمہ) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن جب مرجاتا ہے تمام مواقع قبر کے اُسکے مرنے پر اپنی آرائش کرتے ہین سو کوئی حصہ اُن مین کا ایسا نہین جو اُسکی تمنا نہ کرتا ہو کہ وہ اس مین مدفون ہو۔

دسوان باب جنازے کے ساتھ فرشتون کے چلنے مین

عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان داؤد قال الھی ما جزاء من شیع میتا الی قبرہ ابتغاء مرضاتک قال جزاءہ ان تشیعہ	ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داؤد علیہ السّلام نے عرض کیا کہ یا اللہ اُس شخص کا کیا صلہ ہے جو کسی میت کے ساتھ اُسکی قبر تک تیری رضا جوئی کے واسطے جاوے ارشاد ہوا کہ صلہ

تقول هذا ثم يفسح له في قبره سبعون
ذراعا في سبعين ثم ينور له فيقول
دعوني ارجع الى اهلي فاخبرهم
فيقولون نم كنومة العروس الذي
لا يوقظه الا احب اهله اليه حتى
يبعثه الله تعالى من مضجعه ذلك •
اخرجه الترمذي و البيهقي -

کردی جاتی ہے پھر وہ قبر منور کر دی جاتی ہے پھر وہ شخص
کہتا ہے کہ مجکو چھوڑ دو اپنے گھر والون کے پاس جاکر انکو
سب خبر کر دون وہ کہتے ہین کہ دلہا کی طرح سو رہ جسکو
وہی شخص جگاتا ہے جو اسکے متعلقین مین سب سے زیادہ
محبوب ہے یعنی دلہن یہانتک کہ اللہ تعالی اسکو
قیامت کے روز اس خوابگاہ سے محشور فرماویگا۔
ف۔ ان فرشتون کے اسود و ازرق ہونے سے مومن
کو دہشت ہوگا جیسا ابن ماجہ کی روایت مین غیر فزع ولا مشغوف مصرح ہے یعنی وہ پریشان و بدحواس نہین ہوتا فقط

عن ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده
ان الميت اذا وضع في قبره انه يسمع
خفق نعالهم حين يولون عنه فاذا
كان مؤمنا كانت الصلوة عند راسه
والزكوة عن يمينه والصوم عن شماله
و فعل الخيرات والمعروف والاحسان
الى الناس من قبل رجليه فيؤتى من قبل
راسه فتقول الصلوة ليس من قبلي مدخل
فيؤتى من قبل يمينه فتقول الزكوة ليس
من قبلي مدخل فيؤتى من قبل
شماله فيقول الصوم ليس من قبلي مدخل
فيؤتى من قبل رجليه فيقول
فعل الخيرات وما يليها من المعروف
والاحسان الى الناس ليس من قبلنا

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جسکے قبضے
مین میری جان ہے کہ مردہ جب قبر مین رکھا جاتا ہے وہ
لوگون کی واپسی کے وقت انکی جوتیون کی آواز سنتا ہے
پس اگر وہ مومن ہوا تو نماز اسکے سرہانے آجاتی ہے
اور زکوۃ اسکے داہنی طرف اور روزہ اسکی بائین
طرف اور جو خیر اور نیکی اور احسان لوگون کے ساتھ کیا
تھا وہ پیرونکی جانب آجاتا ہے سو اگر سرہانے کی جانب سے
عذاب آتا ہے تو نماز کہتی ہے کہ میری طرف سے جگہ نہین
ملے گی پھر داہنی طرف سے آتا ہے تو زکوۃ کہتی ہے کہ میری
طرف سے جگہ نہ ملے گی پھر بائین جانب سے آتا ہے تو روزہ
کہتا ہے کہ میری طرف سے جگہ نہین ملے گی پھر پاؤنکی طرف سے
آتا ہے تو امور خیر اور جو نیکی اور احسان کے کام
لوگون سے کیے تھے وہ کہتے ہین کہ ہماری طرف سے
جگہ نہ ملے گی اور اسی حدیث کے آخر مین ہے کہ پھر جسد تو

الیها ابنها الصداع فتغمز راسه غمزا رفیقا ولکن یا عائشة ویل للشاکین فی الله کیف یضغطون فی قبورهم کضغطة الصخرة علی البیضة اخرجه البیهقی وابن منده۔

سے اُسکا بیٹا درد سر کی شکایت کرے اور وہ اُسکے سر کو نرم نرم دبائے لیکن اے عائشہ خرابی تو اُن لوگوں کی ہے جو خدا کے وجود یا احکام کے بارے میں شک رکھتے تھے وہ اسطرح سے قبروں میں دبائے جاوینگے جیسے انڈے پر پتھر رکھکر دبایا جاوے۔

عن ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا دفن العبد المؤمن قال له القبر مرحبا واهلا اما ان کنت لاحب من یمشی علی ظهری الی فاذا ولیتک الیوم وصرت الی فتری صنیعی بک فیتسع له مد بصره ویفتح له باب الی الجنة قال وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم القبر روضة من ریاض الجنة او حفرة من حفر النار۔ اخرجه الترمذی

(ترجمہ) حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بندۂ مومن دفن کیا جاتا ہے تو قبر اُس سے کہتی ہے ع بیا بیا و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست تو اُن سب میں میرے نزدیک زیادہ محبوب تھا جو میری سطح پر چلتے تھے سو جب آج میں تیری کارپرداز بنائی گئی ہوں اور تو میرے پاس آیا ہے تو میرا معاملہ اپنے ساتھ دیکھے گا پس حد نظر تک وہ اسپر فراخ ہو جاتی ہے اور بہشت کی طرف اُسکے لیے دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے (یعنی صالح کیلیے) یا دوزخ کے خندقوں میں سے ایک خندق ہے (یعنی طالح کیلیے)

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قبر المیت اتاه ملکان اسودان ازرقان یقال لاحدهما منکر وللآخر نکیر فیقولان ما کنت تقول فی هذا الرجل فیقول هو عبد الله ورسوله اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله فیقولان قد کنا نعلم انک

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مُردہ دفن ہوتا ہے تو دو فرشتے سیاہ رنگ نیلگون چشم اُسکے پاس آتے ہیں اُنمیں ایک منکر دوسرا نکیر کہلاتا ہے وہ دونوں اُس سے پوچھتے ہیں تو اس شخص (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتا تھا وہ کہتا ہے کہ وہ اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہیں وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم تو پہلے ہی سے (آثار دیکھکر) جانتے تھے کہ تو یوں کہیگا پھر ہفتاد در ہفتاد ہاتھ اُسکی قبر میں وسعت

بالعبد اذا وضع فی حفرته أخرجه ابن منده -

بندے پر اُس حالت مین ہوتا ہے جب وہ اپنی قبر کے گڑھے مین رکھا جاتا ہے -

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم اذا مات العالم صور الله له علمه فی قبره فیؤنسه الی یوم القیمة ویدرأ عنه هوام الارض - اخرجه الدیلمی -

(ترجمہ) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عالم مرجاتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے علم کی ایک صورت بنادیتا ہے وہ قیامت تک اُسکا انیس رہتا ہے اور حشرات الارض کو اُس سے ہٹا دیتا ہے -

ف اگر اس عالم محسوس کے حشرات مراد ہین تو غالبًا یہ حکم جزئی ہے اور اگر عالم برزخ کے مراد ہین تو حکم کلی ہوسکتا ہے

اخرج الامام احمد فی الزهد قال اوحی الله تعالیٰ الی موسیٰ علیه السلام تعلم الخیر وعلمه الناس فانی منور لمعلم العلم ومتعلمه قبورهم حتی لیستوحشوا بمکانهم -

(ترجمہ) امام احمد نے زہد مین نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ خیر یعنی علم دین سیکھو اور لوگون کو سکھاؤ کیونکہ مین معلم اور طالب علم کے لیے اُنکی قبرون کو منور رکھتا ہون تاکہ وہ اُس مکان مین گھبرائین نہین -

عن ابی ایوب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من لقی العدو فصبر حتی یقتل او یغلب لم یفتن فی قبره - اخرجه النسائی والطبرانی - شرح الصدور

(ترجمہ) حضرت ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دشمن سے مقابل ہوا اور ثابت قدم رہا حتّٰی کہ مقتول ہوا یا غالب آیا تو قبر مین اسکا امتحان (یعنی سوال و جواب) نہوگا -

عن ابی امامة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من رابط فی سبیل الله امنه الله من فتنة القبر - اخرجه الطبرانی - شرح الصدور

(ترجمہ) حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جہاد مین سرحد کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکو امتحانِ قبر سے محفوظ رکھتا ہے -

عن سلمان بن صرد وخالد بن عرفطة قالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قتله بطنه لم یعذب فی قبره - اخرجه

(ترجمہ) حضرت سلیمان بن صرد اور خالد بن عرفطہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیٹ کی بیماری مین ہلاک ہو جاوے

مخلوۃ فی آخر الحدیث فیعاد الجسد الی اصلہ من التراب ویجعل روحہ فی النسیم الطیب وھو طیر اخضر تعلق فی شجر الجنۃ اخرجہ ابن ابی شیبۃ والطبرانی فی الاوسط وابن حبان فی صحیحہ والحاکم والبیہقی۔

اپنی اصل یعنی خاک مین ملجاتا ہی (یعنی اکثر ورنہ بعض کے اجساد بحالہ رہتے ہین) اور روح اُس کی ہواے لطیف یا ارواح طیّبہ مین رہتی ہے اور وہ سبز پرندے کے قالب مین ہو کر درخت جنت مین جاگزین ہوتی ہے۔

ف اور بعض آثار غیر مرفوعہ مرویہ شرح الصدور فی باب معرفۃ المیت من یغسلہ الخ مین جو روح کا قبر کے اندر داخل ہونا وارد ہی یا تو ابتداے دفن کے وقت ہے جیسا اُن آثار سے یہی معلوم ہوتا ہے اور یا شدّت تعلق کو ادخال وغیرہ الفاظ سے تعبیر کر دیا گیا پھر بعد فنا جسم تعلق بھی کم ہو جاتا ہے فقط

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم او مسلمۃ یموت لیلۃ الجمعۃ او یوم الجمعۃ الا وقی عذاب القبر وفتنۃ القبر ولقی اللہ ولا حساب علیہ وجاء یوم القیمۃ ومعہ شھود یشھدون لہ او طابع اخرجہ الترمذی والبیہقی۔

(ترجمہ) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان خواہ مرد ہو یا عورت شب جمعہ یا روز جمعہ کو وفات پاتا ہی وہ عذاب قبر اور امتحان قبر سے محفوظ رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بلا حساب ملیگا اور قیامت مین وہ اس طرح آویگا کہ اُسکے ساتھ یا تو گواہ ہونگے جو اُسکی (بھلائی کی) گواہی دینگے یا کوئی مُہری سند ہوگی۔

عن ابن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل اذا توفی فی غیر مولدہ یفسح لہ من مولدہ الی منقطع اثرہ اخرجہ احمد والنسائی وابن ماجۃ۔

(ترجمہ) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی اپنے غیر مولد (یعنی غیر وطن) مین مرجاتا ہی تو اُسکے مولد سے لیکر جہان اُسکا چلنا پھرنا ختم ہو گیا ہی (یعنی جہان مرا ہی) وہان تک اُسکے لیے (قبر مین) کشادگی کر دی جاتی ہی۔

ف اس سے پردیس مین مرنے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے جس سے اکثر محبّان دُنیا گھبراتے ہین۔

عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ارحم ما یکون اللہ

(ترجمہ) حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہی کہ اللہ تعالیٰ سب احوال مین سے زیادہ رحم کرنے والا

سورة الملك حتى ختمها فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هي المانعة وهي المنجية تنجيه من عذاب القبر اخرجه الترمذي -

سو دیکھتے کیا ہین کہ اُسکے اندر ایک آدمی ہے جو سورۂ مُلک پڑھ رہا ہے یہانتک کہ اُسکو پورا ختم کیا اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آکر خبر کی آپنے فرمایا کہ یہ سورت (عذاب سے) بچانے والی ہے اور وہ نجات دینے والی ہے کہ مُردے کو عذاب قبر سے نجات دیتی ہے -

عن عكرمة قال يؤتى المؤمن مصحفا يقرأ فيه اخرجه ابن مندة -

(ترجمہ) حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ مؤمن کو (قبر مین) مصحف دیا جاتا ہے جسمین وہ پڑھتا ہے -

نقل السهيلي في دلائل النبوة عن بعض الصحابة انه حفر قبرا في مواطن فانفتحت طاقة فاذا شخص على سرير وبين يديه مصحف يقرأ فيه وامامه روضة خضراء وذلك باحد وعلم انه من الشهداء لانه رأى في صفحة وجهه جرحا واورد ذلك ابن حبان في تفسيره -

(ترجمہ) بعض صحابہؓ سے منقول ہے کہ کسی موقع پر اُنھون نے قبر کھودی (اور اتفاق سے اُسکے پاس پہلے سے قبر تھی) پس (اُسکی طرف) ایک طاق سا کھل گیا دیکھتے کیا ہین کہ ایک شخص تخت پر بیٹھا ہے اور اُسکے آگے ایک قرآن رکھا ہے جسمین پڑھ رہا ہے اور اُسکے سامنے ایک باغ سبز ہے اور یہ قصہ جبل اُحد مین ہوا اور یہ معلوم ہوا کہ یہ شخص شہدا مین سے ہین کیونکہ اُن کے چہرے پر زخم بھی دیکھا -

عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ القرآن ثم مات ولم يستظهره اتاه ملك يعلمه في قبره فيلقى الله وقد استظهره اخرجه ابو الحسن بن شبران في فوائده من طريق عطية العوفي -

(ترجمہ) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جو شخص قرآن پڑھے پھر مر جاوے اور اُسکو یاد نہین کرنے پایا تھا تو ایک فرشتہ قبر مین آکر اُسکو تعلیم دیتا ہے سو اللہ تعالی سے اِس حالت مین ملیگا کہ وہ اُسکو حفظ کر چکا ہوگا (تاکہ مراتب مین کمی نہ رہے جیسا ایک روایت مین عطیہ عوفی کا قول آیا ہے حتی یبعثہ علیہ)

ف یہ اعمال یعنی قرآن و نماز وغیرہ قبر مین بطور وجوب و تکلیف کے نہین بلکہ تلذذ و زیادت درجات کے لیے ہین -

الترمذی وابن ماجة والبیهقی - شرح الصدور	اُسکو قبر میں عذاب نہیں ہوتا -
عن ابن مسعودؓ قال من قرأ تبارك الذی بیده الملك كل لیلة منعه الله بها من عذاب القبر وكنا فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم نسمیها المانعة اخرجه النسائی - شرح الصدور	(ترجمہ) حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جو شخص ہر شب سورہ ملک پڑھ لیا کرے اللہ تعالیٰ اُسکی برکت سے اُسکو عذابِ قبر سے محفوظ رکھتا ہے اور ہم اُس کا نام عہد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں مانعہ (یعنی بچانے والی عذاب سے) رکھتے تھے۔
عن انس بن مالك ان عذاب القبر یرفع عن الموتی فی شهر رمضان اخرجه البیهقی عن ابن رجب قال رواه باسناد ضعیف - شرح الصدور	(ترجمہ) حضرت انسؓ سے بسند ضعیف مروی ہے کہ ماہ رمضان میں مُردوں سے یا ماہ رمضان کے مُردوں سے عذاب اُٹھا لیا جاتا ہے۔ ف دو ترجمے اسلیے کیے کہ فی شهر رمضان میں دو احتمال ہیں کہ یرفع کے متعلق ہو یا موتی کے - اور ضعف سند فضائل میں مضر نہیں فقط
عن جبیر قال انا والله الذی لا اله الا هو لقد ادخلت ثابت البنانی فی لحده ومعی حمید الطویل فلما سوینا علیه اللبن سقطت لبنة فاذا هو فی قبره یصلی وکان یقول فی دعائه اللهم ان کنت اعطیت احدا من خلقك الصلوة فی قبره فاعطنیها فما کان الله لیرد دعاءه اخرجه ابونعیم فی الحلیة -	(ترجمہ) حضرت جبیرؓ سے روایت ہے وہ قسم اللہ وحدہ لاشریک کی کھا کر کہتے ہیں کہ میں نے ثابت بنانی کو اُن کی لحد میں رکھا اور میرے ساتھ حمید طویل بھی تھے جب ہم نے اُن پر کچی اینٹیں چنیں تو ایک اینٹ گر پڑی میں نے دیکھا کیا ہوں کہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں اور وہ اپنی دعا میں کہا کرتے تھے کہ اے اللہ اگر کسی کو آپ نے قبر میں نماز پڑھنا عطا فرمایا ہے تو مجھکو بھی عطا کیجیے سو خدا تعالیٰ نے انکی دعا رد نہیں فرمائی (انکو جیسا موسیٰ کو یہ دولت عطا ہوئی ہے (اخرجہ مسلم) اسیطرح انکو عطا ہوئی)
عن ابن عباس قال ان بعض اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم جلس علی قبر وهو لا یحسب انه قبر فاذا فیه انسان یقرء	(ترجمہ) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی صحابی کسی قبر پر بیٹھ گئے اور (وجہ نشان نہ ہونے کے) اُن کو معلوم نہ تھا کہ یہ قبر ہے

عربی	ترجمہ
طائر يتعلق في شجر الجنة حتى يرجعه الله الى جسده يوم يبعثه اخرجه مالك واحمد والنسائی -	ایک پرند کے قالب مین جنت کے درخت مین جاگزین رہتی ہے یہان تک کہ قیامت کے روز اللہ تعالے اُس کو اُس کے جسد کی طرف واپس لے آوے
عن ام بشر بن البراء انها قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله هل تتعارف الموتى قال تربت يداك النفس المطمئنة طير خضر في الجنة فان كان الطير يتعارفون في رءوس الشجر فانهم يتعارفون - اخرجه ابن سعد -	(ترجمہ) ام بشر بن البراء سے روایت ہے کہ اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا مُردے آپس مین ایک دوسرے کو پہچانتے ہین آپ نے فرمایا اری خاک مین ملی (یہ بطور ترحم کے فرمایا جیسا محاورہ ہے) روح مطمئنہ جنت مین سبز پرندون کے قالب مین ہوتی ہے سو اگر پرندے درختون کی ڈالیون مین ایک دوسرے کو پہچانتے ہین (اور ظاہر ہے کہ پہچانتے ہین) تو وہ ارواح بھی ایک دوسرے کو پہچانتی ہین
اخرج الطبرانی فی مراسیل ضمرة بن حبيب قال سالت النبی صلى الله عليه وسلم عن ارواح المؤمنين فقال في حواصل طير خضر تسرح في الجنة حيث شاءت -	(ترجمہ) کسی صحابی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ارواح مؤمنین کا حال پوچھا آپ نے فرمایا کہ سبز پرندون کے قالب مین رہتی ہین بہشت مین جہان چاہتی ہین کھاتی پیتی پھرتی ہین -
عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ارواح المؤمنين في السماء السابعة ينظرون الى منازلهم في الجنة - اخرجه ابو نعيم -	(ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ارواح مؤمنین کی ساتوین آسمان مین ہین (وہان سے) اپنے منازل کو جو اُن کو جنت مین ملین گے دیکھتی ہین -

ف اِس باب مین نمونہ کے طور پر بیشمار روایات مین سے یہ ستائیس[۲۷] حدیثین ہین جنمین مع بعض آیات مذکورہ ابواب بالا مؤمن کے لیے برزخ کا عیش و آرام و اعزاز و اکرام بوجہ اتم مذکور ہے کیونکہ اصناف حظ و جسمانی و روحانی نعمت اور فرحت کے یہ ہین۔ تکالیف سے محفوظ رہنا۔ مکان کا فراخ ہونا۔ محبوب عالم ہونا۔ نیک مددگارونکی حمایت مین ہونا۔ حاکم کا رحیم ہونا۔ کسی انیس کا پاس ہونا۔ تاریکی مین نور ہونا۔ قرآن شریف کا

عن قیسؓ بن قبیصة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یؤمن لم یؤذن له فی الکلام مع الموتی قیل یا رسول اللہ هل یتکلم الموتی قال نعم ویتزاورون اخرجه الشیخ ابن حبان فی کتاب الوصایا -

قیس بن قبیصہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مؤمن نہین ہوتا اُس کو مُردون کے ساتھ کلام کرنے کی اجازت نہین ملتی عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا مُردے بھی باہم کلام کرتے ہین فرمایا ہان اور باہم ملتے جُلتے بھی ہین -

عن عائشةؓ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من رجل یزور اخاه ویجلس عنده الا استأنس به ورد علیه حتی یقوم اخرجه ابن ابی الدنیا فی کتاب المفتون -

(ترجمہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی (مسلمان) کی قبر کی زیارت کرتا ہے اور اُسکے پاس بیٹھتا ہے وہ اُس سے مانوس ہوتا ہے اور اُسکے سلام کا جواب دیتا ہے یہانتک کہ یہ جانے والا اُٹھ کھڑا ہو

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد یمر بقبر اخیه المؤمن کان یعرفه فی الدنیا فیسلم علیه الا عرفه ورد علیه السلام اخرجه ابن عبد البر وصححه عبد الحق -

(ترجمہ) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی قبر پر گذرتا ہے جسکو دنیا میں پہچانتا تھا اور اُسکو سلام کرتا ہے وہ اُسکو پہچانتا ہے اور سلام کا جواب دیتا ہے -

عن ابن مسعودؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارواح الشهداء فی حواصل طیر خضر تسرح فی الجنة حیث شاءت ثم تأوی الی قنادیل تحت العرش - اخرجه مسلم -

(ترجمہ) حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ارواح شہدا کی سبز پرندون کے قالب مین رہتی ہین بہشت مین جہان چاہتی ہین کھاتی پیتی پھرتی ہین پھر عرش کے نیچے قندیلون مین آکر قرار پکڑتی ہین -

عن کعب بن مالك ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما نسمة المؤمن

(ترجمہ) حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن کی روح

انقطع عمله الا من ثلث صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعو له - اخرجه البخاري في الادب ومسلم - شرح الصدور

مرجاتا ہی تو اُسکے اعمال موقوف ہوجاتے ہین بجز تین چیزوں کے (کہ مرنے پر بھی وہ باقی رہتی ہین) یا تو صدقہ جاریہ (مثل وقف وغیرہ) یا ایسا علم جسکا نفع پہونچ رہا ہو (مثل تصنیف و تدریس و وعظ) یا نیک فرزند جو اُسکے لیے دعا کرتا ہو

عن ابي امامة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم اربعة تجري عليهم اجورهم بعد الموت مرابط في سبيل الله ومن علم علما ورجل تصدق بصدقة فاجرها له ما جرت ورجل ترك ولدا صالحا يدعو له - اخرجه احمد - شرح الصدور

(ترجمہ) حضرت ابو امامہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ چار شخص ایسے ہین کہ انکا ثواب بعد مرنیکے بھی جاری رہتا ہی ایک وہ جو جہاد مین سرحد کی حفاظت کرتا ہو اور ایک وہ شخص جو علم (دین) سکھلاوے اور ایک وہ شخص جو کوئی صدقہ دے جاوے تو جبتک وہ جاری رہیگا اُسکا ثواب اُسکو ملیگا اور ایک وہ شخص جو فرزند صالح چھوڑ جاوے کہ وہ اُسکے لیے دعا کرے

عن جرير بن عبد الله مرفوعا من سن سنة حسنة فله اجرها واجر من عمل بها من بعده من غير ان ينقص من اجورهم شيء الحديث اخرجه مسلم - شرح الصدور

(ترجمہ) حضرت جریر بن عبد اللہ سے ارشاد نبوی مروی ہی کہ جو شخص کوئی نیک طریقہ جاری کرے ایسن اُسکو اُس طریقۂ نیک کا ثواب بھی ملیگا اور اُن شخصون کے کرنیسے بھی ثواب ملیگا جو اُسکے بعد اُسپر عمل کرینگے بدون اِسکے کہ اُن کے ثواب مین سے کچھ کم کیا جاوے۔

عن ابي سعيد الخدري مرفوعا من علم اية من كتاب الله عز وجل وبابا من علم انمى الله اجره الى يوم القيمة اخرجه ابن عساكر شرح الصدور

(ترجمہ) حضرت ابو سعید خدری سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ جو شخص کتاب اللہ کی ایک آیت بھی یا علم دین کا ایک باب یعنی ایک مسئلہ بھی سکھلاوے اللہ تعالیٰ قیامت تک اُسکا ثواب بڑھاتا رہتا ہے۔

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان مما يلحق المؤمن من حسناته بعد موته علما

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منجملہ اُن نیکیوں کے جو مومن کو اُسکے مرنیکے بعد بھی پہونچتی رہتی ہین یہ ہین ایسا علم

تلاوت۔ نماز۔ باہم دوستون اور اقارب سے ملنا۔ اپنے پاس آنے والون سے اُنس ہونا۔ کھانے پینے مین فراغت ہونا خصوصًا جنت کی نعمتین کھانا پینا۔ عمدہ فرش ہونا۔ عمدہ لباس ہونا۔ ہوادار مکان ہونا خصوصًا جہان جنت کی ہوا آتی ہو۔ نظارہ کے لیے باغ ہونا۔ خوشی کی خبرین سُننا۔ اور باہمدگر جان پہچان ہونا۔ اور مسکن کا عالیشان ہونا اور شجرِ جنت سے اعلیٰ کون مسکن ہوگا۔ اور اپنا مقام جنت مین اپنی آنکھ سے دیکھنا کہ اسمین تمام سامانِ عیش آگیا جسکے مجموعہ سے صاف ثابت ہے کہ عوام کے خیال مین جیسا جما ہوا ہے کہ یون ہی بیکس بے بس تنہائی مین پڑے ہوے گھٹا کرینگے یہ خیال خلافِ واقع ہے بلکہ دُنیا مین جتنا سامان کسی کے پاس عیش کا مجتمع ہوسکتا ہے وہ سب بلکہ اُس سے زیادہ اور لطیف برزخ مین نصیب ہوگا اور جو بعض وجوہ عیش کے انمین مذکور نہین جیسے تناکح وغیرہ شاید اُسکی وجہ یہ ہو کہ برزخ مین غلبۂ روحانیت کو ہو اسلیے بوجہ ضُعفِ جسمانیت کے ان امور کا تقاضا ہی نہو پھر جنت مین چونکہ دنیا ہی کا جسم ملجاویگا وہان اسکا بھی اضافہ کردیا جاویگا بخلاف کھانے پینے کے کہ مشاہدہ سے جسم ضعیف بھی اُسکو مقتضی ہوتا ہی مثل جسم صبی کے فقط

تتمة الباب۔ باب مذکور مین جو کچھ ذکر کیا تھا یہ ثمرات میت کی خاص حالت پر مرتب تھے مثلاً ایمان پر بعض اعمال تشریعیہ پر بعض احوال تکوینیہ پر جیسے مَوتِ غُربت۔ مَوتِ جمعہ۔ موت فی الامراض الخاصّہ مگر یہ سب امور وہ تھے کہ وہ میت کے ساتھ ختم ہو چکے اور جتنے ثمرات انکا مقتضا تھے وہ ایک حدِ خاص تک مل چکے جنمین اب بیشی نہین ہوتی حق تعالیٰ کی مزید رحمت ہے کہ دو طریقے اور ایسے تجویز فرمادی جنسے لے مالا یتناہی ثمرات مذکورہ مین کمًّا وکیفًا ترقی ہوتی چلی جاتی ہے ایک طریق یہ کہ بعض اعمال ایسے مشروع فرمائے جنکا ثواب عامل کی موت کے بعد بھی پہونچتا ہی۔ دوسرے یہ کہ وہ عمل خود میت نے اپنی حیات مین کیا بھی نہین دوسرون کے اعمال و طاعات سے اُسکو نفع پہونچنا مقرر فرمادیا اول طریق کو اصطلاحِ شرع مین باقیات الصالحات کہا جاتا ہے۔ دوسرے کو ایصالِ ثواب اسلیے باب مذکور کے تتمہ کے طور پر کچھ آثار ان دونون طریق کے متعلق لکھنا مناسب معلوم ہوا اور تیسرا طریق اور بھی ثابت ہوتا ہے جسمین نہ میت کی طاعت کو دخل ہے نہ حی کی طاعت کو محض ع رحمتِ حق بہانہ می جوید ، ہی کا مصداق ہے آخر تتمہ پر ایسے بعض آثار بھی لکھے جاوینگے۔

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب آدمی	عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا مات الانسان

وان هدية الاحياء الى الاموات الاستغفار لهم اخرجه البيهقي في شعب الايمان -

(ثواب) پہونچاتاہے اور زندون کا ہدیہ مُردون کی طرف اُن کے لیے دعاے مغفرت مانگنا ہے -

عن سعد بن عبادة انه قال يا رسول الله ان امي ماتت فأيُّ الصدقة افضل قال الماء فحفر بئرا وقال هذه لام سعد اخرجه احمد والاربعة - شرح الصدور

(ترجمہ) حضرت سعد بن عبادہؓ سے روایت ہے کہ اُنھون نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں مرگئین تو سب مین افضل کونسی خیرات ہے آپ نے فرمایا پانی پس اُنھون نے ایک کنوان کھودوا دیا اور کہدیا کہ یہ ام سعد (کو ثواب پہونچانے) کے واسطے ہے -

عن ابن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا تصدق احدكم بصدقة تطوعا فليجعلها عن ابويه فيكون لهما اجرها ولا ينتقص من اجره شيئا - اخرجه الطبراني - شرح الصدور

(ترجمہ) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نفل صدقہ دیا کرے تو اپنے والدین کی طرف سے (بھی) دیا کرے اُنکو اُسکا ثواب ملجاویگا اور اس دینے والے کے ثواب مین سے کچھ کم نہوگا -

عن الحجاج بن دينار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من البر بعد البر ان تصلي (على بمعنى اللام ١٢) عليهما مع صلوتك وان تصوم عنهما مع صيامك وان تصدق عنهما مع صدقتك اخرجه ابن ابي شيبة - شرح الصدور

(ترجمہ) حجاج بن دینار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ والدین کی ایک خدمت (حیات) کے بعد دوسری خدمت (بعد الممات) یہ ہے کہ اپنی نماز کے ساتھ اُن کے (ثواب پہونچانے کی) لیے نماز پڑھ لیا کرو اور اپنے روزے کے ساتھ اُنکی طرف سے روزہ رکھ لیا کرو اور اپنے صدقے کے ساتھ اُنکی طرف سے صدقہ دیا کرو (یعنی اپنی عبادت فرض کے علاوہ اُنکو عبادت نفل کا ثواب بخشا کرو)

اخرج الخلال في الجامع عن الشعبي قال كانت الانصار اذا مات لهم الميت اختلفوا الى قبره يقرؤن له القرآن - شرح الصدور قلت ولو لم يصل منهم

(ترجمہ) شعبی سے منقول ہے کہ انصار کی عادت تھی جب کوئی مرجاتا تو اُسکی قبر پر آمد و رفت کیا کرتے اور اُسکے ثواب بخشنے کے لیے قرآن پڑھا کرتے اھ مین کہتا ہون کہ اگر اُنکے اعتقاد مین قرآن کا ثواب پہونچتا تو وہ

نشره او ولداً صالحاً تركه او مصحفاً ورّثه او مسجداً بناه او بيتاً لابن السبيل بناه او نهراً اجراه الحديث اخرجه ابن ماجة وفي رواية عن انس مرفوعاً او غرس نخلاً اخرجه ابونعيم - شرح الصدور	جس کو شائع کیا ہو۔ یا فرزند صالح جسکو چھوڑ مرا ہو۔ یا قرآن مجید جس کو میراث مین چھوڑا ہو۔ یا مسجد جس کو بنایا ہو۔ یا مسافرخانہ جس کو بنایا ہو یا نہر جس کو جاری کیا ہو اور ایک روایت مین ہے یا کوئی درخت لگایا ہو ۔
عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله ليرفع الدرجة للعبد الصالح في الجنة فيقول يا رب اَنّى لي هذه فيقول باستغفار ولدك لك اخرجه الطبراني - شرح الصدور -	(ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی بعض نیک بندے کا درجہ جنت مین بلند فرماویگا وہ عرض کریگا اے پروردگار یہ بات مجکو کہان سے نصیب ہوئی ارشاد ہوگا کہ تیری اولاد کے دعا کرنیسے جو تیری مغفرت کے لیے کی تھی -
واخرج ايضاً عن ابی سعيد الخدری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يتبع الرجل يوم القيمة من الحسنات امثال الجبال فيقول اَنّى هذا فيقال باستغفار ولدك لك - شرح الصدور	(ترجمہ) حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز بعضے آدمی کے ساتھ پہاڑون کے برابر نیکیان ہونگی وہ عرض کریگا کہ یہ کہان سے آئین ارشاد ہوگا کہ تیرے واسطے تیری اولاد کے استغفار کرنے کی بدولت -
عن ابن عباس قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ما الميت في قبره الا شبه الغريق المتغوث ينتظر دعوة تلحقه من اب وام او ولد او صديق فاذا لحقه كانت احب اليه من الدنيا وما فيها وان الله تعالى ليدخل على اهل القبور من دعاء اهل الارض امثال الجبال	(ترجمہ) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت اپنی قبر مین ایسا ہوتا ہے جیسے کوئی ڈوبتا ہوا متوقع مدد ہوتا ہے وہ دعا کا منتظر رہتا ہے کہ باپ یا مان یا اولاد یا کسی دوست کی جانب سے اسکو پہونچ جاوے پس جب وہ دعا پہونچتی ہے تو اسکے نزدیک دنیا وما فیہا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے اور اللہ تعالی اہل دنیا کی دعا کی سبب اہل قبور پر پہاڑون کے برابر

ابن عساکر۔ شرح الصدور وفیہ ھذا الحدیث اصل فی غرس الاشجار عند القبور۔

کی رکھدیا شرح الصدور مین مذکور ہے کہ یہ حدیث اُسکی اصل ہے جو قبور کے پاس درخت لگا دیتے ہین۔

عن وھب بن منبہ قال مرارمیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقبور یعذب اھلھا فلما ان کان بعد سنۃ مربھا فاذا العذاب قد سکن عنھا فقال قدوس قدوس مررت بھذہ القبور عام اول واھلھا یعذبون ومررت فی ھذہ السنۃ وقد سکن العذاب عنھا فاذا النداء من السماء یا ارمیاء یا ارمیاء تمزقت اکفانھم وتمعطت شعورھم ودرست قبورھم فنظرت الیھم فرحمتھم وھکذا افعل باھل القبور الدارسات والاکفان المتمزقات والشعور المتمعطات اخرجہ ابن النجار فی تاریخہ شرح الصدور

(ترجمہ) وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ حضرت ارمیاء پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر چند قبرون پر ہوا جنکے مُردون کو عذاب ہورہا تھا ایک سال کے بعد جو پھر اُدھر گذر ہوا تو دیکھنے کیا ہین کہ عذاب کو سکون ہوگیا تھا عرض کیا اے پاک پروردگار مین اول سال جو ان قبور پر گذرا تھا تو انکے مُردے معذب ہورہے تھے اور اس سال جو گذرا تو عذاب کو سکون ہوگیا آسمان سے ایک آواز آئی اے ارمیاء ان کے کفن پھٹ گئے اور بال جھڑ گئے اور قبرین ٹوٹ پھوٹ کر بے نشان ہوگئین ہین (اس حالت مین) جو انکو دیکھا تو مجکو رحم آیا اور مین یہی معاملہ کرتا ہون اُن لوگون کیساتھ جنکی قبرین بے نشان ہوجاوین اور جنکے کفن پھٹ جاوین اور جنکے بال جھڑ جاوین۔

دفع الارتیاب یعنی ایک شبہہ کا جواب۔ اگر کہا جاوے کہ احادیث باب بعض ابواب سابقہ اُس شوقِ کے مخالف ہوسکتے ہین جب اُنکے مقابلہ مین دوسری روایاتِ مشعرۂ شدائد و آلام وارد نہ ہوتین جن مین خود موت ومابعد الموت کا بعض لوگون کے حق مین مصیبت عظمیٰ و داہیئہ کبریٰ ہونا مذکور ہے جواب یہ ہے کہ اُن آلام کے جو اسباب ہین یعنی معاصی اُن سے بچنا خود امر اختیاری ہے تو اُن مصائب مین جو شخص مبتلا ہوتا ہے اپنے ہاتھون ہوتا ہے جسکا تدارک خود کرسکتا ہے کہ اُن معاصی کو ترک کردے اگر ایسا سوال قابل التفات ہو تو دنیا مین کوئی چیز مرغوب سے مرغوب بھی موجب شوق نہ ہوگی کیونکہ اُسکی تحصیل کے جو اسباب ہین اُن کے ضد کا مرتکب ظاہر ہے کہ اُس چیز کی تحصیل سے محروم ہوگا مقصود تو یہ ہے کہ یہ طبعی کشش

لما قرأوا واعتقادهم الوصول لا يكون بلا دليل فثبت الوصول

اور اُنکا یہ اعتقاد بلا دلیل نہین ہے اور اُنکی دلیل بجز ارشاد نبوی کے کیا ہی) تو (ارشاد نبوی سے) قرآن کا ثواب پہونچنا ثابت ہو گیا۔

عن ابن عباس قيل يا رسول الله هل ينفع الجار الصالح في الاخرة قال هل ينفع في الدنيا قال نعم قال كذلك في الاخرة - اخرجه المالينى-

(ترجمہ) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہؐ کیا نیک ہمسایہ آخرت مین کچھ کام آتا ہی آپنے فرمایا کہ کیا دُنیا مین بھی کام آتا ہے سائل نے عرض کیا کہ ہان آپنے فرمایا کہ اسیطرح آخرت مین کام آتا ہی۔

عن عبد الله بن نافع المزني قال مات رجل بالمدينة فدفن بها فراه رجل كانه من اهل النار فاغتم لذلك ثم اريه بعد سابعة او ثامنة كانه من اهل الجنة فسأله قال دفن معنا رجل من الصالحين فشفع في اربعين من جيرانه فكنت فيهم اخرجه ابن ابي الدنيا - شرح الصدور

(ترجمہ) عبد اللہ بن نافع مزنی سے روایت ہے کہ ایک شخص مدینے مین مرگیا اور وہین دفن کردیا گیا اسکو ایک شخص نے (خواب مین) دیکھا کہ وہ دوزخی ہے وہ مغموم ہوا پھر ساتوین یا آٹھوین دن کے بعد دیکھا کہ وہ جنتی ہے اسنے اُس سے پوچھا جواب دیا کہ ہمارے پاس ایک شخص صلحا مین سے دفن کیا گیا ہے اُسکی سفارش آس پاس کے چالیس آدمیون کے بارے مین مقبول ہوئی اُن ہی مین ایک مین تھا۔

عن ابن عباس قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بقبرين فقال انهما ليعذبان واتى الحديث ثم اخذ جريدة رطبة فشقها بنصفين ثم غرز في كل قبر واحدة قالوا يا رسول الله لم صنعت هذا فقال لعله ان يخفف عنهما ما لم ييبسا متفق عليه - مشكوة

(ترجمہ) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دو قبرون پر گذر ہوا فرمایا کہ یہ دونون مُردے معذب ہو رہے ہین اور اسی حدیث مین ہے کہ پھر آپنے ایک تر شاخ کھجور کی لیکر بیچ مین سے اُسکو چیر کر دو حصے کرکے ایک ایک قبر مین ایک ایک کو گاڑ دیا لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ آپنے کس مصلحت سے کیا آپنے فرمایا امید ہے کہ جبتک یہ خشک نہ ہون ان سے عذاب ہلکا ہو جاوے

عن قتادة ان ابا برزة كان يوصي اذا مت فضعوا في قبري معي جريدتين اخرجه

(ترجمہ) حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ ابوبرزہ وصیت کرتے تھے کہ جب مین مرجاؤن تو میری قبر مین دو شاخ کھجور

ومعی عقلی قال نعم قال اذن اکفیکما
اخرجه ابونعیم وابن ابی الدنیا
والبیھقی وفی روایۃ قول عمر اترد
الینا عقولنا قال نعم کھیئتکم
الیوم الحدیث۔ اخرجه احمد
والطبرانی۔ شرح الصدور

اور رسول ٹھلا دینگے سو اُسوقت اے عمر تمہاری کیا کیفیت
ہوگی اُنھون نے عرض کیا یا رسول اللہ میری عقل
اُسوقت درست ہوگی فرمایا ہان۔ عرض کیا کہ بس کام
چلالونگا۔ اور ایک روایت مین ہے حضرت عمرؓ نے
عرض کیا کہ کیا ہماری عقلین ہماری طرف عود کرآوینگی
فرمایا ہان تمہاری (عقل کی) جو آج حالت ہے۔

اخرج الحکیم للترمذی عن حذیفۃ
قال فی القبر حساب وفی الاٰخرۃ
حساب فمن حوسب فی القبر نجا ومن
حوسب فی القیامۃ عذب۔
قال الحکیم انما یحاسب المؤمن
فی القبر لیکون اھون علیه غدا
فی الموقف فیمحصه فی البرزخ لیخرج
من القبر وقد اقتص منه۔ شرح الصدور

(ترجمہ) حکیم ترمذی نے حضرت حذیفہ سے روایت کی
ہے کہ ایک حساب قبر مین ہے اور ایک آخرت مین ہے
سو جس شخص کا قبر مین حساب ہو جاوے اُس نے نجات پائی
اور جسکا قیامت مین حساب ہوا وہ معذب ہوا حکیم ترمذی
نے (اسکی شرح مین) کہا ہے کہ مؤمن کا تو قبر مین اسلیے
حساب ہو جاتا ہے تاکہ کل قیامت کے دن اسکو سہل ہو جاوے
اسلیے برزخ مین کسیقدر کلفت دیکر اسکو گناہون سے
پاک صاف کر دیتا ہے تاکہ قبر سے بدلا لیا ہوا نکلے
پھر قیامت مین بچا ہے اور غیر مؤمن کا حساب حساب قیامت کے رہتا ہے اور برزخ کا عذاب علاوہ حساب کے ہے

ف روایت اول سے گنہگارون کو نزع کے وقت بشارت اور روایت ثانی سے عامۂ مؤمنین کے لیے
قبر مین اُمید جواب باصواب جیساکہ حضرت عمرؓ کے اِس سوال کے جواب مین (کہ کیا ہماری
عقلین الخ جس سے عموم مؤمنین کا متبادر ہوتا ہے) ہان فرمانا اور پھر حضرت عمرؓ کے اس
کہنے کو کہ کام چلالونگا برقرار رکھنا عامۂ مؤمنین کے لیے اِس امید کو قوی کرتا ہے۔ اور حدیث
ثالث سے سختی قبر کی مصلحت کہ یہ آخرت مین نافع ہوگی تینون حدیثون سے یہ تینون مضمون صراحۃً
ثابت ہوتے ہین پس مدعاے مقام حاصل ہوگیا اور شبہہ زائل ہوگیا۔ فقط

جو موت و بعد الموت سے ہے یہ مرتفع ہو باقی اسباب تحصیل کا ارتکاب تو ظاہر ہے کہ ضروری ہے
یہ نہین کہا جاتا کہ یہ ثمرات علی الاطلاق موعود یا قرض ہین کہ ہر حال مین ترتب انکا یقینی ہوگا ثانیاً
روایات مین تامل کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عاصی کو جو کلفتین ہوتی ہین وہ بھی کلفت محض
نہین بلکہ مشوب با سہولت و مقرون بالرجاء و المصلحت ہین چنانچہ کچھ روایات مرقوم ہوتی ہین۔

فی الفردوس عن ابن عباس مرفوعاً
اذا امر الله تعالی ملك الموت
بقبض ارواح من استوجب النار
من مذنبی امتی قال بشرهم بالجنة
بعد انتقام کذا و کذا علی قدر ما یعملون
یحبسون فی النار فالله سبحانه
ارحم الراحمین

(ترجمہ) حضرت ابن عباسؓ سے ارشاد نبویؐ مروی
ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ملک الموت کو میرے گنہگاران
امت مین سے مستحق دوزخ کی روح کے قبض کرنے کا
حکم دیتے ہین ملک الموت کو ارشاد ہوتا ہے کہ ان گنہگارونکو
بشارت دیدو کہ بقدر اپنے اعمال کے نار مین محبوس
رہکر اتنے اتنے انتقام کے بعد جنت مین
جاوینگے کیونکہ اللہ سبحانہ ارحم الراحمین ہین۔

عن عطاء بن یسار قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم لعمر بن الخطابؓ
یا عمر کیف بك اذا انت مت فقاسوا
لك ثلاثة اذرع وشبرا فی ذراع
وشبر ثم رجعوا الیك فغسلوك
وکفنوك وحنطوك ثم احتملوك
حتی یضعوك فیه ثم یهیلوا علیك التراب
فاذا انصرفوا عنك اتاك فتانا القبر
منکر ونکیر اصواتهما کالرعد القاصف
وابصارهما کالبرق الخاطف فتلتلاك
وثرثراك وهولاك فکیف بك
عند ذلك یا عمر قال یا رسول الله

(ترجمہ) عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا اے عمر اُس وقت
تمھاری کیا کیفیت ہوگی جب تم مرجاؤگے اور لوگ
تمھارے لیے ساڑھے تین ہاتھ لمبی اور ڈیڑھ ہاتھ
چوڑی قبر کی پیمایش کرینگے پھر تمھارے پاس واپس
آکر تمکو غسل اور کفن دینگے اور خوشبو ملینگے پھر تمکو
اُٹھا کر لیجاوینگے یہان تک کہ اُس قبر مین
رکھ دینگے پھر تمپر مٹی ڈالدینگے پھر جب لوگ
چلے آوینگے تو تمھارے پاس دو ممتحن قبر کے
یعنی منکر نکیر آ پہونچینگے جنکی آواز مثل سخت
گرج کے ہوگی اور آنکھین مثل برق درخشان کے
ہونگی سو تمکو ہلا ڈالینگے اور دھمکا کر گفتگو کرینگے

الکاملون فی الایمان -	اُلٹے جلائے جاوینگے -)
عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث طویل واول من یکسی یوم القیمۃ ابراھیم متفق علیہ فی المرقات ان الاولیاء یقومون من قبورھم حفاۃ عراۃ لکن یلبسون اکفانھم ثم یرکبون النوق ویحضرون المحشر فیکون ھذا الالباس محمولا علی الخلع الالھیۃ والحلل الجنتیۃ علی الطائفۃ الاصطفائیۃ۔	(ترجمہ) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے اوّل قیامت کے روز حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جاویگا (سو معلوم ہوا کہ اوروں کو بھی لباس ملیگا) اُسکی نسبت مرقات میں ہے کہ مقبولین قبروں سے تو برہنہ پا برہنہ بدن اُٹھینگے لیکن اُنکو اُنکا کفن پہنا دیا جاویگا پھر اونٹنیوں پر سوار کرکے محشر میں حاضر کیے جاوینگے پس یہ لباس پہنانا (جو حدیث میں ہے) خدائی خلعتوں اور بہشتی حلّوں پر محمول ہوگا جو برگزیدہ جماعت کو پہنایا جاوے گا -
عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یدنی المؤمن فیضع علیہ کنفہ ویسترہ فیقول اتعرف ذنب کذا اتعرف ذنب کذا فیقول نعم ای رب حتی قررہ بذنوبہ ورای فی نفسہ انہ قد ھلک قال سترتھا علیک فی الدنیا وانا اغفرھا لک الیوم فیعطی کتاب حسناتہ - متفق علیہ - مشکوٰۃ	(ترجمہ) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی (حساب کے وقت) مؤمن کو اپنے قریب کرکے اُسپر دامنِ رحمت رکھکر اُسکو چھپالیگا اور فرماویگا کہ تجکو فلان فلان گناہ یاد ہے وہ عرض کریگا ہان اے پروردگار یہانتک کہ اُس سے اُسکے گناہوں کا اقرار کرالیگا اور وہ اپنے جی میں سمجھے گا کہ میں تباہ ہوا ارشاد ہوگا کہ میں نے دنیا میں بھی وہ گناہ چھپائے تھے اور آج بھی معاف کرتا ہون پس اُسکی نیکیون کا رجسٹر اُسکو دیدیا جاوے گا -
عن ابی سعید الخدری انہ اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اخبرنی من یقوی علی القیام یوم القیمۃ	(ترجمہ) حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یہ ارشاد فرمائیے

بارھوان باب محشر کی راحت و سہولت مین

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سبعة یظلهم الله فی ظله یوم لا ظل الا ظله امام عادل وشاب نشأ فی عبادة الله ورجل قلبه معلق بالمسجد اذا خرج منه حتی یعود الیه ورجلان تحابا فی الله اجتمعا علیه وتفرقا علیه ورجل ذکر الله خالیا ففاضت عیناه ورجل دعته امرأة ذات حسب وجمال فقال انی اخاف الله ورجل تصدق بصدقة فاخفاها حتی لا تعلم شماله ما تنفق یمینه متفق علیه - مشکوٰة

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات شخص ہین جنکو اللہ تعالی اپنے سایہ (عرش) مین اُس روز سایہ دیگا کہ سوا اُسکے سایہ کے اور کوئی سایہ نہو گا ایک بادشاہ عادل اور ایک وہ جوان جسکا نشو و نما خدا کی عبادت مین ہوا اور ایک وہ شخص جسکا قلب مسجد مین لگا رہے جبکہ وہان سے باہر جاوے جبتک پھر وہان نہ آجاوے اور ایک وہ دو شخص جنہون باہم اللہ کیواسطے محبت ہو کہ اُسی کو لیے ہوئے ملین اور اُسی کو لیے ہوئے الگ ہون اور ایک وہ شخص جو اللہ کو تنہائی مین یاد کرے اور اُسکی آنکھین اشکبار ہو جاوین اور ایک وہ شخص جسکو کوئی آن بان والی عورت بلاوے اور وہ کہدے کہ مین اللہ سے ڈرتا ہون اور ایک وہ شخص جو کوئی خیرات دے اور اسکو اسطرح مخفی کرے کہ اُسکے داہنے ہاتھ کا خرچ کیا ہوا بائین ہاتھ کو معلوم نہو۔

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یحشر الناس یوم القیمة ثلثه اصناف صنفا مشاة وصنفا رکبانا وصنفا علی وجوههم الحدیث رواه الترمذی - مشکوٰة قال الشراح المشاة هم المؤمنون الذین خلطوا عملا صالحا وآخر سیئا وقالوا فی الرکبان هم السابقون

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تین قسم کی جماعت ہو کر میدان حشر مین آوینگے ایک قسم پیادہ اور ایک قسم سوار اور ایک قسم اپنے مُنھ کے بل - شراح نے کہا ہے کہ پیادہ وہ اہل ایمان ہونگے جنہون نے نیک اور بد عمل ملے جُلے کیے تھے اور سوارونکی نسبت کہا ہے کہ وہ عالی درجہ لوگ ہین جو ایمان مین کامل ہین (اور کفار مُنھ کے بل

عنه كبارها فتعرض عليه صغار
ذنوبه فيقال عملت يوم كذا وكذا
كذا وكذا وعملت يوم كذا وكذا
كذا وكذا فيقول نعم لا يستطيع
ان ينكر وهو مشفق من كبار
ذنوبه ان تعرض عليه فيقال
فان لك مكان سيئة حسنة فيقول
رب قد عملت اشياء لا اراها
ههنا ولقد رأيت رسول الله صلى الله
عليه وسلم ضحك حتى بدت
نواجذه رواه مسلم۔ مشكوة

نہ کرو) غرض چھوٹے گناہ پیش کیے جاوینگے اور کہا جاویگا
کہ فلان دن تونے فلان کام کیا تھا اور فلان دن فلان
کام کیا تھا وہ کہیگا ہان اور انکار کی مجال نہوگی اور اس
اندیشہ مین ہوگا کہ اب بڑے گناہ پیش کیے جاوینگے پھر اس سے
کہا جاویگا کہ تیرے لیے بجاے ایک ایک گناہ کے ایک
ایک نیکی ہے اُسوقت کہیگا اے رب مینے اور بھی بہت سی باتین
گناہ کی کی ہین جو یہان نظر نہین آتین (مراد اس سے بڑے گناہ
ہین یعنی اُنکے عوض مین بھی تو نیکیان ملنا چاہیے راوی
کہتے ہین کہ) مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا
کہ آپ ہنس پڑے یہان تک کہ آپ کے دندان
جو کچلیون کے پاس ہین ظاہر ہوگئے۔

عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال شفاعتي لاهل الكبائر من امتي
رواه الترمذي وغيره۔ مشكوة

(ترجمہ) حضرت انس رضؓ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میری شفاعت میری اُمت کے اہل کبائر کے لیے ہے

عن انس قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم يصف اهل النار
فيمر بهم الرجل من اهل الجنة
فيقول الرجل منهم يا فلان اما
تعرفني انا الذي سقيتك شربة
وقال بعضهم انا الذي وهبت
لك وضوء فيشفع له فيدخله
الجنة۔ رواه ابن ماجة۔ مشكوة

(ترجمہ) حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل دوزخ کے حال مین بیان
فرمایا کہ اُن کے سامنے سے ایک شخص اہل جنت
مین سے گذرے گا تو ایک شخص انمین سے کہیگا کہ اے
فلانے تو مجھکو نہین پہچانتا مین وہ ہون کہ تجھکو پانی
پلایا تھا اور ایک کہیگا کہ مین وہ ہون کہ تجھکو وضو کا
پانی دیا تھا وہ جنتی اس شخص کی شفاعت
کرے گا اور جنت مین داخل کرا دے گا۔

فقال يخفف على المؤمن حتى يكون
عليه كالصلوٰة المكتوبة وفي رواية
سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن يوم كان مقداره خمسين
الف سنة فقال نحوه رواهما
البيهقي + مشكوٰة -

کہ قیامت کے روز (کہ بہت طویل ہوگا) کھڑے رہنے کی قوت
کس کو ہوگی آپنے فرمایا کہ مسلمان پر اسقدر ہلکا ہو جاویگا
جیسے فرض نماز (مین کھڑا ہونا ہلکا ہوتا ہی) اور ایک
روایت مین ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اُس دن کی
نسبت پوچھا گیا جسکی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی (یعنی
قیامت کا دن) آپنے اسیطرح کا جواب ارشاد فرمایا -

عن ابى هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان حوضي ابعد
من ايلة من عدن لهو اشد بياضا
(بالشام ۱۲ باليمن ۱۲)
من الثلج واحلى من العسل باللبن
ولآنيته اكثر من عدد النجوم
واني لاصد الناس عنه كما يصد
الرجل ابل الناس عن حوضه
قالوا يا رسول الله اتعرفنا يومئذ
قال نعم لكم سيماء ليست لاحد
من الامم تردون على غرا محجلين
من اثر الوضوء - رواه مسلم - مشكوٰة

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا حوض اس سے بھی زیادہ
وسیع ہے جیسے ایلہ سے عدن تک فاصلہ ہی وہ برف سے زیادہ
سفید ہے اور شہد سے زیادہ شیرین ہے اور اُسکے
برتن ستارونکی گنتی سے زیادہ ہین اور مین غیر لوگونکو اُس سے
اسطرح ہٹاؤنگا جسطرح کوئی شخص لوگونکے اونٹونکو اپنے
حوض سے ہٹاتا ہی (جبکہ وہ لوگ اپنے اونٹون کو اُس حوض پر
پانی پلانے لاتے ہون) لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
کیا آپ ہمکو اُس روز پہچانینگے فرمایا ہان تمھاری ایک نشانی
ہوگی جو کسی اور اُمت مین نہ ہوگی وہ یہ کہ تم میری پاس اس حالت
سے آؤگے کہ تمھارا چہرہ اور ہاتھ پاؤن آثار وضو سے روشن ہونگے

عن ابى ذر قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اني لاعلم اخر اهل الجنة
دخولا الجنة واخر اهل النار
خروجا منها رجل يؤتى به
يوم القيمة فيقال اعرضوا عليه
صغار ذنوبه وارفعوا

(ترجمہ) حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اُس شخص کو جانتا ہون
جو جنت مین سب کے بعد داخل ہوگا اور دوزخ سے سب کے
بعد نکلے گا وہ ایک شخص ہوگا جسکو قیامت کے دن حاضر
کیا جاویگا اور کہا جاویگا کہ اسکے روبرو اسکے چھوٹے
گناہ پیش کرو اور بڑے گناہ اُٹھائے رکھو (یعنی پیش

البدر ثم الذین یلونهم کاشد کوکب دری فی السماء اضاءة قلوبهم علی قلب رجل واحد لا اختلاف بینهم ولا تباغض لکل امرئ منهم زوجتان من الحور العین یری مخ سوقهن من وراء العظم واللحم من الحسن الحدیث متفق علیه۔ مشکوٰة

پھر جو اُن سے بعد کے مرتبے مین ہین وہ بہت تیز روشن ستارے کے مثل ہونگے سب کے قلوب ایک آدمی کے قلب جیسے ہونگے کہ اُنمین نہ اختلاف ہوگا اور نہ بغض ہوگا اُنمین ہر شخص کے پاس حور عین مین سے دو بیبیان ہونگی جن کی ساق کا گودا استخوان اور گوشت کے اندر سے بوجہ غایت حُسن کے نظر آوے گا۔

عن جابرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اهل الجنة یاکلون فیها ویشربون ولا یتفلون ولا یبولون ولا یتغوطون ولا یمتخطون الحدیث رواه مسلم۔

(ترجمہ) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت اُس مین کھائین اور پیین گے لیکن نہ تھوک سکین گے نہ پیشاب پاپخانہ کرین گے۔

عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ینادی منادٍ ان لکم ان تصحوا فلا تسقموا ابدا وان لکم ان تحیوا فلا تموتوا ابدا وان لکم ان تشبوا فلا تهرموا ابدا وان لکم ان تنعموا فلا تبأسوا ابدا۔ رواه مسلم

(ترجمہ) حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ندا کرنے والا ندا کریگا کہ تمھارے لیے یہ امر قرار پاچکا ہے کہ تم ہمیشہ تندرست رہو گے اور کبھی بیمار نہوگے اور ہمیشہ جوان رہو گے اور کبھی بوڑھے نہوگے اور ہمیشہ آرام سے رہوگے اور کبھی سختی نہ دیکھو گے۔

عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یقول لاهل الجنة یا اهل الجنة فیقولون لبیک ربنا وسعدیک والخیر کله فی یدیک فیقول هل رضیتم فیقولون ومالنا

(ترجمہ) حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اہل جنت کو پکاریگا کہ اے اہل جنت وہ عرض کرینگے کہ ہم حاضر ہین اور خدمتگزار ہین اور خیر سب کے سب آپ کے ہاتھو مین ہے (یعنی کیا ارشاد ہے) فرماوینگے کہ تم راضی بھی ہوگئے عرض کرینگے کہ

تیرھوان باب جنت کی جسمانی و روحانی لذتوں مین

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الله تعالی اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر واقرأوا ان شئتم فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین متفق علیه - مشکوٰة

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مین نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ نعمتین تیار کی ہین جو نہ آنکھ نے دیکھین نہ کان نے سُنین نہ کسی بشر کے قلب پر گذرین اور اگر چاہو یہ آیت پڑھلو (کہ اس سے اسکی تصدیق ہوجاویگی) فلا تعلم نفس الخ) یعنی کسی شخص کو خبر نہین جو کچھ اہل جنت کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان پوشیدہ رکھا گیا ہے

عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو ان امرأة من نساء اهل الجنة اطلعت الی الارض لاضاءت ما بینهما ولملأت ما بینهما ریحا ولنصیفها علی رأسها خیر من الدنیا وما فیها - رواه البخاری - مشکوٰة

(ترجمہ) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اہل جنت کی بیبیوں مین سے ایک عورت بھی اہل زمین کی طرف جھانکلے تو تمام آسمان و زمین کے درمیان کی چیزوں کو روشن کردے اور اسکو خوشبو سے پُر کردے اور اُسکے سر پر جو اوڑھنی ہے وہ تمام دنیا و ما فیہا سے افضل ہے

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان فی الجنة شجرة یسیر الراکب فی ظلها مائة عام لا یقطعها متفق علیه - مشکوٰة

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت مین ایک درخت ہے جس کے سایہ مین سوار سنو برس تک چلا جاوے اور اُسکو قطع نہ کرسکے۔

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اول زمرة یدخلون الجنة علی صورة القمر لیلة

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوّل گروہ جو جنت مین داخل ہونگے چودھوین رات کے چاند کی شکل پر ہونگے

عن ابی سعیدؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ادنی اھل الجنۃ الذی لہ
ثمانون الف خادم واثنتان وسبعون
زوجۃ وتنصب لہ قبۃ من لؤلؤ وزبرجد
ویاقوت کما بین الجابیۃ الی صنعاء و
بھذا الاسناد قال ان علیھم التیجان
ادنی لؤلؤۃ منھا لتضیٔ ما بین المشرق
والمغرب۔ رواہ الترمذی۔ مشکوۃ

(ترجمہ) حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ادنی اہل جنت کا ایسا ہوگا
جسکے اسی ہزار خادم اور بہتر بیبیاں ہونگی اور اسکے
لیے ایک قبہ موتی اور زبرجد اور یاقوت کا اتنا بڑا کھڑا
کیا جاویگا جیسا جابیہ سے صنعا کا فاصلہ ہے اور اسی
اسناد سے یہ حدیث ہے کہ آپنے فرمایا کہ اہل جنت پر
تاج ہونگے کہ ادنی موتی اُسکا مشرق و مغرب
کی درمیان کی چیزون کو روشن کر سکتا ہے

عن حکیم بن معاویۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ بحر الماء
وبحر العسل وبحر اللبن وبحر الخمر ثم تشقق
الانھار بعد رواہ الترمذی۔ مشکوۃ

(ترجمہ) حضرت حکیم بن معاویہؓ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت مین ایک دریا پانی کا
ایک شہد کا اور ایک دودھ کا اور ایک شراب کا ہوگا پھر
اُن دریاؤن سے آگے نہرین نکل نکل کر چلی ہین۔

عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان فی الجنۃ لمجتمعا للحور
العین یرفعن باصوات لم تسمع الخلائق
مثلھا یقلن نحن الخالدات فلا نبید و
نحن الناعمات فلا نبأس ونحن الراضیات
فلا نسخط طوبی لمن کان لنا
وکنا لہ رواہ الترمذی۔ مشکوۃ

(ترجمہ) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت مین ایک جگہ ہوگی جہان حورین
جمع ہو کر بلند آواز سے جسکے مثل خلائق نے نہ سنا ہوگا
یہ گائینگی نحن الخالدات الخ یعنی ہم ہمیشہ رہنے والی ہین
کبھی فنا نہ ہونگی اور ہم آرام سے رہنے والی ہین کبھی سختی
نہ دیکھینگی اور ہم راضی رہینگی کبھی ناراض نہ ہونگی اس شخص
کے لیے بڑی خوشحالی ہے کہ وہ ہمارا ہوا اور ہم اسکے ہوں

عن جریر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انکم سترون
ربکم عیانا وفی روایۃ قال کنا جلوسا
عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنظر

(ترجمہ) حضرت جریر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے رب کو کھلم کھلا دیکھو گے
اور ایک روایت مین ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین بیٹھے تھے آپنے لیلۃ البدر مین

لا نرضی یا رب و قد اعطیتنا ما لم
تعط احدا من خلقك فیقول الا
اعطیکم افضل من ذلك فیقولون
یا رب و ای شیٔ افضل من ذلك
فیقول احل علیکم رضوانی فلا
اسخط بعدہ ابدا۔ متفق علیہ۔ مشکوٰۃ

ای رب راضی کیون نہ ہوتے حالانکہ آپنے ہمکو ایسی
ایسی نعمتین عطا فرمائی ہین جو آج کسی کو عطا نہین
فرمائین ارشاد ہوگا کہ مین تمکو اس سے بھی بڑھکر ایک
چیز دون۔ عرض کرینگے ای رب اس سے افضل کیا چیز
ہوگی۔ ارشاد ہوگا کہ مین تم پر ہمیشہ اپنی رضامندی
مبذول رکھونگا اور اسکے بعد کبھی ناراض نہ ہونگا۔

عن ابی ہریرۃ قال قلت یا رسول اللہ
الجنۃ ما بناؤها قال لبنۃ من ذهب
و لبنۃ من فضۃ و ملاطها المسك
الاذفر و حصباءها اللؤلؤ و الیاقوت
و تربتها الزعفران الحدیث رواہ
احمد و الترمذی و الدارمی ۔ مشکوٰۃ

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت کی عمارت
کیسی ہے۔ فرمایا ایک اینٹ سونے کی ہے
اور ایک اینٹ چاندی کی اور گارا اسکا مشک
خالص ہے اور کنکریان اسکی موتی اور
یاقوت ہے اور مٹی اسکی زعفران ہے۔

و عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و سلم ما فی الجنۃ شجرۃ الا و ساقها
من ذهب رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ

(ترجمہ) اور نیز حضرت ابوہریرہؓ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین کوئی
درخت ایسا نہین ہے جسکا تنہ سونیکا نہو۔

عن بریدۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ
هل فی الجنۃ من خیل قال ان اللہ
دخلك الجنۃ فلا تشاء ان تحمل فیها
علی فرس من یاقوتۃ حمراء یطیر بك
فی الجنۃ حیث شئت الا فعلت الحدیث
و فیہ ان یدخلك اللہ الجنۃ یکن لك
فیها ما اشتهت نفسك و لذت عینك
رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ

(ترجمہ) حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے
عرض کیا یا رسول اللہ کیا جنت مین گھوڑے بھی
ہونگے آپنے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ تجکو جنت مین
لیجاوے تو جب تیرا جی چاہیگا کہ یاقوت سرخ کے
گھوڑے پر تجکو سوار کیا جاوے جو تجکو جہان جہان تیرا جی چاہے
لیے پھرے تب ہی ایسا ہو جاویگا اور اسی حدیث مین ہے کہ اگر
تجکو اللہ تعالیٰ جنت مین داخل کرے تو تجکو ہر قسم کی چیزین
ملینگی جو کچھ تیرا جی چاہے اور جس سے تیری آنکھونکو لذت ہو

فقالا من رب رحيم قال فنظر اليهم وينظرون اليه فلا يلتفتون الى شئ من النعيم ما داموا ينظرون اليه حتى يحتجب عنهم ويبقى نوره رواه ابن ماجة - مشكوٰة

حق تعالیٰ اہل جنت کو اور اہل جنت حق تعالیٰ کو دیکھینگے اور جبتک اُدھر دیکھتے رہینگے کسی نعمت کی طرف التفات نہ کرینگے یہانتک کہ وہ اُنسے پردے مین ہو جاویگا اور نور (جو اُسکا اثر ہے) باقی رہجاویگا۔

ف ذرا اِن حدیثون کے مضامین مین غور کیا جاوے کیا ایسی بے غل وغش اور ابدی نعمتین دُنیا مین کسی سُلطانِ ہفت اقلیم کو بھی مُیسّر ہین۔

اکمال المقالة جسمین باب اخیر کے مضمون کی اس معنی کر تکمیل ہے کہ اُسپر ایک شبہہ جو ظاہر نظر مین وارد ہوتا ہے اسمین اُسکا دفع ہے اور وہ شبہہ نظیر اُس شبہہ کی ہے جو گیارھوین باب کی سُرخی دفع الارتیاب مین مع جواب کے مذکور ہے یعنی جب نعماء جنت کے مقابلہ مین آلام دوزخ نہ ہوتے تو یہ نعمتین جہیج شوقِ آخرت ہوسکتی تھین اور اب تو اُس مصیبت پر نظر کرکے بقاعدہُ دفع المضرة اہم من جلب المنفعة دنیا ہی مین رہنا غنیمت معلوم ہوتا ہے۔ اس شبہہ کے بھی ویسے ہی دو جواب ہین جیسے اُس شبہہ کے تھے یعنی اول یہ کہ جن اعمال پر وہ آلام مرتب ہوتے ہین اُن سے بچنا اختیاری ہے بچین اور محفوظ رہین۔ دوم یہ کہ عاصی پر بشرط بقائے ایمان اُن آلام مین بھی تخفیف کی رعایت ہوگی اور اُسکے بعد نعیم جنت کا یقین مرہم بر جراحت کا کام دیگا بخلاف دُنیا کے کہ یہان کے نعیم کے بعد احتمال آلام آخرت کا اُس نعیم کو مکدر کر دیتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مؤمن کے لیے آخرت کی الم کی حالت بھی دنیا کی نعیم کی حالت سے ایسا غنیمت ہے۔ اور تیسرا جواب اسکا نظیر مضمون تتمة الباب کا ہے جو نیز گیارھوین باب کے تحت مین مذکور ہے وہ یہ کہ بعض عصاۃ کے لیے شفاعت یا فضل محض سے اِن آلام کا بالکل ارتفاع یا مدت قلیلہ کے بعد انقطاع بھی ہو جاویگا یہ اخیر کے دونون جواب چونکہ موقوف بر سمع ہین اُسکے متعلق کچھ روایات مرقوم ہین

عن ابی سعید قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما اهل النار الذين هم اهلها فانهم لا يموتون فيها ولا يحيون ولكن ناس منكم اصابتهم النار بذنوبهم فاماتهم الله تعالى اماتة

(ترجمہ) حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل دوزخ مین جو کہ حقیقۃً اہل دوزخ ہین (یعنی کافر) وہ اُسمین نہ مرینگے نہ جیئین گے لیکن بعضے آدمیون کو تم مین سے (یعنی مسلمانون مین سے) اُنکے گناہون کے سبب دوزخ کا اثر پہونچیگا پھر حق تعالیٰ

الی القمر لیلۃ البدر فقال انکم سترون
ربکم کما ترون هذا القمر لا تضامون
فی رؤیتہ الحدیث۔ متفق علیہ۔ مشکوٰۃ

چاند کو دیکھا اور فرمایا کہ تم اپنے رب کو اسیطرح دیکھوگے جیسا
اِس چاند کو دیکھ رہے ہو کہ اسکے دیکھنے مین ایک دوسرے سے زحمت
نہین ہوتی (جیسا شاہانِ دُنیا کی سواری دیکھنے مین ہوتی ہے)

عن صہیبؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا دخل اهل الجنۃ الجنۃ یقول اللہ
تعالی تریدون شیئاً ازیدکم
فیقولون الم تبیض وجوهنا الم
تدخلنا الجنۃ وتنجنا من النار قال
فیرفع الحجاب فینظرون الی وجہ اللہ
فما اعطوا شیئاً احب الیهم من النظر
الی ربهم الحدیث رواہ مسلم مشکوٰۃ

(ترجمہ) حضرت صہیبؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب جنت والے جنت مین جاوینگے اللہ تعالی فرماوینگے
تم کچھ اور زیادہ چاہتے ہو کہ تمکو دون وہ عرض کرینگے
کیا آپنے ہمارے چہرونکو روشن نہین کیا کیا آپنے ہمکو
جنت مین داخل نہین کیا اور دوزخ سے نجات نہین دی
آپ فرماتے ہین کہ پس پردہ اُٹھادیا جاویگا پس اللہ تعالی
جمال باکمال دیکھینگے اور کوئی چیز اُنکو ایسی عطا نہوئی
تھی جو اپنے رب کی طرف نظر کرنے سے زیادہ محبوب ہو۔

عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان ادنی اهل الجنۃ
منزلۃ لمن ینظر الی جنانہ وازواجہ
ونعیمہ وخدمہ وسررہ مسیرۃ
الف سنۃ واکرمهم علی اللہ من ینظر
الی وجہہ غدوۃ وعشیۃ الحدیث
رواہ احمد والترمذی مشکوٰۃ

(ترجمہ) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت مین سب سے ادنی
درجہ کا وہ شخص ہوگا جسکو اپنے باغ اور بیبیان اور
سامانِ نعمت اور خدمتگار اور اسباب مسرت
ایک ہزار برس کی مسافت تک نظر آوینگے اور
سب سے زیادہ معزز وہ شخص ہوگا جو حق تعالی
کے دیدار سے صبح وشام مشرف ہوگا۔

عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بینا اهل الجنۃ فی نعیم اذ سطع لهم نور
فرفعوا رءوسهم فاذا الرب قد اشرف
علیهم من فوقهم فقال السلام علیکم
یا اهل الجنۃ قال وذلک قولہ تعالی سلٰم

(ترجمہ) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت اپنی نعمتون مین مشغول ہونگے دفعۃً
اُنکے روبرو ایک نور بلند ہوگا تو دیکھینگے کیا ہین کہ اوپر سے حق تعالی
کا ظہور ہوا اور ارشاد ہوگا السلام علیکم یا اهل الجنۃ اور
اِس آیت کی یہی تفسیر ہے سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ پس

دینار من خیر فأخرجوه فیخرجون
خلقا کثیرا ثم یقول ارجعوا فمن وجدتم
فی قلبه مثقال نصف دینار من خیر
فأخرجوه فیخرجون خلقا کثیرا ثم یقول
ارجعوا فمن وجدتم فی قلبه مثقال ذرة
من خیر فأخرجوه فیخرجون خلقا کثیرا
ثم یقولون ربنا لم نذر فیها خیرا فیقول الله
شفعت الملائکة وشفع النبیون
وشفع المؤمنون ولم یبق الا ارحم الراحمین
فیقبض قبضة من النار فیخرج منها قوما
لم یعملوا خیرا قط قد عادوا حمما
فیلقیهم فی نهر فی افواه الجنة یقال له
نهر الحیوة فیخرجون کما تخرج الحبة فی
حمیل السیل فیخرجون کاللؤلؤ فی
رقابهم الخواتم فیقول اهل الجنة هؤلاء
عتقاء الرحمن ادخلهم الجنة بغیر عمل
عملوه ولا خیر قدموه فیقال لهم لکم
ما رایتم ومثله معه متفق علیه مشکوة

جنکی نسبت آپنے ہمکو فرمایا تھا ہمین سے کوئی دوزخ مین
رہا نہین (یعنی جان بچا رہ الونکو سب کو نکال لیا گو
دوسرے اہل ایمان موجود ہین) ارشاد ہوگا دوبارہ جاؤ اور
جسکے دل مین دینار کے برابر ایمان دیکھو اُسکو بھی نکال لو
سو بہت سی خلقت کو (اسوقت) نکال لینگے پھر ارشاد
ہوگا کہ ایکبار پھر جاؤ اور جسکے دلمین نصف دینار کے
برابر ایمان دیکھو اُسکو بھی نکال لو سو بہت سی خلقت کو
(اُسوقت) نکال لینگے پھر ارشاد ہوگا کہ ایکبار پھر جاؤ
اور جسکے دلمین ذرہ برابر ایمان پاؤ اسکو بھی نکال لو
سو بہت سی خلقت کو (اُسوقت) نکال لینگے پھر عرض کرینگے
کہ ہمنے اُسمین کوئی ایماندار نہین چھوڑا اللہ تعالی ارشاد
فرماوینگے کہ ملائکہ شفاعت کر چکے اور پیغمبر شفاعت کر چکے
اور مؤمنین شفاعت کر چکے اب بجز ارحم الراحمین کے کوئی
باقی نہین ہے پس اللہ تعالی ایک مٹھی دوزخ سے لیگا اور ایسے
لوگون کو نکالیگا جنھون نے کبھی خیر کی ہی نہو گی اور وہ
(جلکر) کوئلہ ہو گئے ہونگے پھر اُنکو ایک نہر مین ڈالدیگا جو
لب جنت پر ہوگی اور اُسکا لقب نہر الحیوۃ ہے سو وہ اسطرح
اُسمین سے (تر و تازہ ہوکر) نکلین گے جیسے سیلاب کے بہائے
ہوئے خاک و خاشاک مین دانہ نکل آتا ہے غرض موتی
کی طرح (آبدار ہوکر) نکل آوینگے اور اُنکی گردنون مین نشان
ہونگے اہل جنت کہینگے کہ یہ رحمان کے آزاد کیے ہوئے ہین
اللہ تعالی نے انکو بغیر کسی عمل کے جسکو کیا ہو اور بغیر کسی
خیر کے جسکو آخرت مین بھیجا ہو جنت مین داخل کیا ہے پھر اُن سے
کہا جاویگا کہ تمھارے لیے وہ بھی ہے جو تمنے دیکھا اور اسکے مثل اسکے برابر

حتی اذا کانوا فحما اذن بالشفاعة الحدیث رواه مسلم

انکو ایک خاص طور کی موت دیگا یہانتک کہ جب وہ بالکل کوئلہ ہو جاوینگے تو اللہ تعالی شفاعت کرنیوالونکو انکی شفاعت کرنے کی اجازت دیوے گا بعض نے کہا ہے کہ ایک مدت تک سزا پاکر بالکل مرجاوین گے بعض نے کہا ہے کہ قلت احساس مین مُردے کے ساتھ تشبیہ دی گئی -

عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یخلص المؤمنون من النار فیحبسون علی قنطرة بین الجنة والنار فیقص بعضهم من بعض مظالم کانت بینهم فی الدنیا حتی اذا هذبوا ونقوا اذن لهم فی دخول الجنة رواه البخاری - مشکوة

(ترجمہ) حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان دوزخ سے رہائی پاکر جنت دوزخ کے درمیان ایک پُل پر رُوکے جائین گے اور دُنیا مین جو ایک کے حقوق دوسرے کے ذمہ تھے اُنکا عوض معاوضہ ہوگا یہان تک کہ جب بالکل صاف پاک ہوجاوینگے تو دخول جنت کے لیے اجازت مل جاوے گی -

وعن ابی سعیدؓ فی حدیث طویل قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد ان ذکر المرور علی الصراط حتی اذا خلص المؤمنون من النار فوالذی نفسی بیده ما من احد منکم باشد مناشدة فی الحق قد تبین لکم من المؤمنین لله یوم القیمة لاخوانهم الذین فی النار یقولون ربنا کانوا یصومون معنا ویصلون ویحجون فیقال لهم اخرجوا من عرفتم فتحرم صورهم علی النار فیخرجون خلقا کثیرا ثم یقولون ربنا ما بقی فیها احد ممن امرتنا به فیقول ارجعوا فمن وجدتم فی قلبه مثقال

(ترجمہ) حضرت ابوسعیدؓ سے ایک حدیث طویل مین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پل صراط پر سے گذرنے کا بیان کرکے فرمایا کہ جب مسلمانون کو دوزخ سے رہائی ہوجاوے گی تو قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضے مین میری جان ہے کہ اگر کسی کا حق (دنیا مین) ثابت ہوجاوے تو وہ بھی اتنا اُسکے وصول کا تقاضا نہین کرتا جتنا مسلمان اللہ تعالی سے اپنے اُن بھائیون کے واسطے اصرار کرینگے جو دوزخ مین ہونگے عرض کرینگے اے ہمارے پروردگار یہ لوگ ہمارے ساتھ روزہ رکھتے تھے اور نماز پڑھتے تھے اور حج کرتے تھے ارشاد ہوگا کہ جنکو پہچانتے ہو نکال لو اور اُنکے چہرونپر آگ کا ذرا اثر نہوگا سو وہ لوگ بہت سی خلق کو نکالینگے پھر عرض کرینگے کہ اے ہمارے پروردگار

عن الوضین رضؓ بن عطاء قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا احس من الناس بغفلة من الموت جاء فاخذ بعضادة الباب ثم هتف ثلثا یا ایها الناس یا اهل الاسلام اتتکم المنية راتبة لازمة جاء الموت بما جاء به جاء بالروح والراحة والکثرة المبارکة لاولیاء الرحمن من اهل دار الخلود الذین کان سعیهم ورغبتهم فیها الحدیث اخرجه البیهقی - شرح الصدور

(ترجمہ) وضین رضؓ بن عطاء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب لوگون کو موت سے غافل دیکھتے تھے تشریف لاتے اور دروازے کے بازو پکڑکر تین بار پکارکر فرماتے اے لوگو اے اہل اسلام موت تمھارے پاس ضروری اور لازم ہوکر آپہونچی موت مع اپنے متعلقات کے آپہونچی موت انبساط اور راحت اور کثرتِ مبارکہ کے ساتھ آپہونچی اہل جنت کے مقبولان رحمان کے لیے جن کی سعی اور رغبت جنت مین تھی

فی شرح الصدور وقیل یا رسول الله هل یحشر مع الشهداء احد قال نعم من یذکر الموت فی الیوم واللیلة عشرین مرة قلت ومن راقب کما ذکرت کان ذکره له اکثر من عشرین للکثرة فی الروایات التی هی محل المراقبة -

(ترجمہ) شرح الصدور مین ہی کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا شہداء کے ساتھ کوئی اور بھی محشور ہوگا آپ نے فرمایا ہان جو شخص موت کو دن رات مین بیس بار یاد کیا کرے مین کہتا ہون کہ جو شخص جسطرح مین نے بیان کیا ہی مراقبہ کیا کرے تو اُسکا یاد کرنا موت کو بیس بار سے زیادہ ہو جاویگا کیونکہ جو روایات محل ہین مراقبہ کا وہ بیس سے کہین زیادہ ہین

تعدیل الرجاء - جو کچھ رسالہ مین لکھا گیا ہے مقصود اس سے یہ نہین کہ محض رجاء پر اقتصار کرکے خوف کو بالکلیہ ترک کردے کیونکہ الایمان بین الخوف والرجاء ثابت بالنصوص ہے بلکہ مقصود تنفیر عن الدنیا و ترغیب فی الآخرة ہے جسمین مضامین رجاء کو زیادہ دخل ہے جب رغبت آخرت کی پیدا ہوگی اعمال صالحہ مین ازخود مستعدی ہوگی اور یہی مستعدی اصل مقصود ہے تخویف عن العذاب سے بھی پس رجاء اور خوف دونون مضمونون کے نصوص اصل غرض مین مشترک اور متحد ہین پس روایات مذکورہ رجاء معنیً موکد ہین روایات موجبہ خوف کو نہ کہ اُسکے مدافع اور مزاحم خوب سمجھ لو -

[illegible]

اجمال الرسالۃ یعنی رسالہ کا خلاصہ بصورت ایک دستور العمل کے۔ ابوابِ رسالہ کے مضامین کو فرداً فرداً معلوم کرنیکے بعد تحصیلِ غایت یعنی تہییجِ شوق کے لیے مناسب ہے کہ شب و روز مین کوئی وقت گنجایش کا معین کر کے اِن سب مضامین کو ذہن مین مجتمع کر کے حدیث النفس کے طور پر سوچا کرے کہ دُنیا تو دار الکدورۃ والکلفۃ ہے وہ کون سا دن ہو گا کہ عمرِ دُنیا کہ مفارقتِ وطنِ اصلی کی مُدت ہے ختم ہوگی اور ملائکہ رحمت کے مجکو لینے آوینگے اور موت سے پہلے اگر کچھ مرض وغیرہ ہوا ہو گا تو اُسکی بدولت بالکل پاک و صاف ہو جاونگا پھر مرنے کے وقت یون بشارتین سُنونگا اور یون عزت و کرامت کے ساتھ مجکو لیجاوینگے اور پھر قبر مین ایسی ایسی نعمتین دیکھونگا اور عالمِ ارواح مین اسطرح بزرگون اور عزیزون اور دوستون سے ملونگا اور اسطرح سیر کرتا پھرونگا اور اگر مرنیکے بعد کچھ باقیاتِ صالحات یا دعاے مؤمنین کی برکات پہونچ گئین تو اِن نعمتون مین اور ترقی ہوتی رہے گی پھر محشر مین اس اس طرح راحت و سہولت ہو گی پھر جنت مین ایسی ایسی لذتین ظاہری و باطنی ہونگی اسطرح بیٹھکر خوب سوچ سوچ کر مزے لیا کرے اور اگر عذاب وغیرہ یاد آوے تو سمجھے کہ اس سے بچنا تو ممکن ہے موجباتِ عذاب سے اجتناب رکھون تو عذاب سے بھی محفوظ رہ سکتا ہون۔ اس مراقبہ مین شوق آخرت کا بڑھے گا اور دنیا سے دلچسپی کم ہوتی جاوے گی اور اُنس بالدنیا متبدل بتوحش و تنفر اور توحش عن الآخرۃ متبدل بالانس والالفت ہونا شروع ہو گا۔ اور یہ مراقبہ علاوہ تہییجِ شوق کے خود عبادت اور مامور بہ اور موجبِ فضیلت بھی ہے روایاتِ ذیل اسکی دلیل ہین

عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اکثروا ذکر الموت فانہ یمحص الذنوب ویزھد فی الدنیا الحدیث اخرجہ ابن ابی الدنیا۔ شرح الصدور	(ترجمہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ موت کو کثرت سے یاد کیا کرو کیونکہ وہ گناہون سے صاف کرتا ہے اور دنیا سے بے رغبت بناتا ہے

خليلا يقبض روح خليله فعرج
ملك الموت الى ربه فقال قل له
هل رأيت خليلا يكره لقاء خليله
فرجع قال فاقبض روحي الساعة۔ شرح الصدور

اپنے دوست کی روح قبض کرے ملک الموت جناب باری
مین حاضر ہوے ارشاد ہوا کہ اُنسے کہو کہ کیا کسی دوست کو
دیکھا ہے کہ اپنے دوست سے ملنا ناپسند کرے اُنھون نے
یہ سنکر فرمایا تو بس میری روح ابھی قبض کر لے۔

عن عمرؓ انه قال اللهم قد ضعفت
قوتي وكبر سني وانتشرت رعيتي
فاقبضني اليك غير مضيع ولا مقصر
فما جاوز ذلك الشهر حتى قبض۔
اخرجه مالك۔ شرح الصدور

(ترجمہ) حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ اُنھون نے
دعا کی اے اللہ میری قوت ضعیف ہوگئی اور میری عمر زیادہ
ہوگئی اور میری رعیت بہت پھیل گئی مجکو اپنے پاس اُٹھا لیجے
اس طور پر کہ نہ مین ضائع کیا جاؤن نہ تقصیر کرون
پس اس مہینے سے آگے نہین بڑھے کہ اُٹھا لیے گئے۔

عن الحسن قال كان في مصركم هذا
رجل عابد فخرج من المسجد فلما وضع
رجله في الركاب تاه ملك الموت فقال
له مرحبا لقد كنت اليك بالاشواق
فقبض روحه اخرجه المروزي۔ شرح الصدور

(ترجمہ) حضرت حسن بصری سے روایت ہے
کہ تمھارے اِس شہر مین ایک عابد تھا وہ مسجد سے نکلا جب
رکاب مین پانوٗن رکھا تو ملک الموت اُسکے پاس
آکھڑے ہوے اُس نے کہا مرحبا مین تمھارا مشتاق
تھا پس اُنھون نے اُسکی روح قبض کر لی۔

عن خالد بن معدان قال ما من دابة
في بر ولا بحر يسرني ان تفديني
من الموت ولو كان الموت علما
يستبق الناس اليه ما سبقني اليه احد
الا رجل يغلبني بفضل قوته اخرجه
ابن سعد والمروزي۔ شرح الصدور

(ترجمہ) خالد بن معدان سے روایت ہے
کہ کوئی جاندار خشکی مین یا دریا مین ایسا نہین کہ مین
موت سے اپنی طرف سے اُسکا فدیہ ہونا پسند
کرون۔ اگر موت کوئی نشان ہوتا کہ لوگ دوڑ کر
وہان پہونچ سکتے تو مجھسے پہلے اُس تک کوئی
نہ پہونچتا مگر جو زور مین مجھسے زیادہ ہوتا۔

عن ابي مسهر قال سمعت رجلا يقول
لسعيد بن عبد العزيز التنوخي اطال الله
بقاءك فقال بل عجل الله

(ترجمہ) ابو مسہر سے روایت ہے کہ مین نے ایک
شخص کو سعید بن عبد العزیز تنوخی سے یہ کہتے سُنا
کہ خدا تمکو تادیر سلامت رکھے اُنھون نے کہا نہین بلکہ

تحقیق طول البقاء

باب ہفتم کے اخیر مین جو شبہہ مع جواب کے گذر رہی بیان اُسی کی اسقدر توضیح کرنا مقصود ہے کہ حب حیات کی حدیثین درحقیقت حب موت کی احادیث کی مؤید و موکد ہین کیونکہ حیات دنیا فی نفسہا مقصود نہین بلکہ محض تکثیر اعمال کے لیے اور اعمال کے ثمرات کا حصول ظاہر ہے کہ موقوف ہے موت پر پس وہ حب حیات اسی حب موت کا مقدمہ اور تمہید ہے ورنہ ترجیح موت کی خود حدیث ذیل مین مصرح ہے اور کچھ حدیثین تیسرے باب مین بھی گذر چکی ہین

عن زرعة بن عبد الله ان النبی صلی الله علیه وسلم قال یحب الانسان الحیوة والموت خیر لنفسه. اخرجه البیهقی شرح الصدر

(ترجمہ) زرعہ بن عبد اللہ رضی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی زندگی کو محبوب رکھتا ہے حالانکہ موت اُسکے لیے بہتر ہے۔

بعض اخبار اہل شوق

اسکے ایراد مین یہ مصلحت ہے کہ انسان طبعًا اپنے ابنائے نوع کے احوال سے زیادہ متاثر ہوتا ہے تو تہییج شوق مین اسکی زیادہ تاثیر ہے۔

عن عائشة قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما من نبی یمرض الا خیر بین الدنیا والاخرة وکان فی شکواه الذی قبض اخذته بحة شدیدة فسمعته یقول مع الذین انعمت علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین فعلمت انه خیر متفق علیه۔ مشکوٰة

(ترجمہ) حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی ایسا نبی نہین جسکو دنیا و آخرت کے رہنے مین اختیار نہ دیا گیا ہو اور آپکو اُس مرض مین جسمین آپکی وفات ہوئی سخت بستگی آواز نے پکڑا اُسوقت مینے آپکو کہتے سنا کہ مین اُن لوگون کے ساتھ رہنا چاہتا ہون جن پر آپنے انعام فرمایا ہے یعنی انبیا و صدیقین و شہدا اور صالحین مین سمجھ گئی کہ آپکو اختیار دیا گیا ہوگا

اخرج احمد ان ملك الموت جاء الی ابراهیم علیه صلوات الله وسلامه لیقبض روحه فقال ابراهیم یا ملك الموت هل رأیت

(ترجمہ) مسند احمد مین ہے کہ ملک الموت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے تاکہ اُنکی روح قبض کرین اُنھون نے فرمایا اے ملک الموت کیا کسی دوست کو دیکھا ہے کہ

نکل جاوے گیا تجکو یہ امر غور نہین کہ اہل طاعت یا طلے	ف ابن عساکر + شرح الصدور

ف اگر کہا جاوے کہ موسیٰ علیہ السّلام کے پاس جب ملک الموت آئے اگر موت شوق کی چیز ہے تو اُنھون نے فرشتہ کے ساتھ سختی کیون فرمائی- جواب یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اُنکو پہچانا نہین کیونکہ ایک حدیث مین ہے کہ وہ اُسوقت عیاناً آئے تھے اور صحاح کی اِس حدیث سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس عالم مین جبرئیل علیہ السلام کو بصورتِ اصلی دیکھنے کے متحمل نہین ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتہ کو اصلی صورت مین کوئی معاینۃً نہین دیکھ سکتا اِس سے معلوم ہوا کہ اُس زمانے مین وہ بصورتِ بشر آتے تھے پس نہ پہچاننا کچھ بھی عجیب نہین پس اس شوق موت کی نفی نہین ہوتی فقط

بعضے اشعار اہل ذوق

اگر گاہ گاہ اِن کو پڑھ لیا کرین تو بوجہ اِسکے کہ خود کلام کا منظوم ہونا بھی تاصی اثر رکھتا ہے یہ اشعار آتش شوق کو زیادہ مشتعل کر دین گے-

قال العارف الشیرازیؒ

خرم آن روز کزین منزلِ ویران بروم	راحتِ جان طلبم وز پئے جانان بروم
نذر کردم کہ گر آید بسر این غم روزے	تا درِ میکدہ شادان و غزلخوان بروم

قال العارف الجامیؒ

دلا تا کے درین کاخ مجازے	کنی مانندِ طفلان خاکبازی
توئی آن دست پرور مرغ گستاخ	کہ بودت آشیان بیرون ازین کاخ
چرا زان آشیان بیگانہ گشتے	چو دونان مرغ این ویرانہ گشتے
بیفشان بال و پر ز آمیزش خاک	بپر تا کنگرِ ایوان افلاک

قال العارف الرومیؒ

بشنو از نے چون حکایت میکند	وز جدائیہا شکایت میکند	کز نیستان تا مرا ببریدہ اند
از نفیرم مرد و زن نالیدہ اند	سینہ خواہم شرحہ شرحہ از فراق	تا بگویم شرحِ دردِ اشتیاق
ہر کسے کو دور ماند از اصلِ خویش	باز جوید روزگار وصل خویش	من بہر جمعیتے نالان شدم

بی الی رحمتہ اخرجہ ابن عساکر شرح الصدور

اللہ تعالیٰ مجکو جلدی اپنی رحمت مین بلالے۔

عن عبیدۃ بن مهاجر قال لو قیل من مس هذا العود مات لقمت حتی امسه اخرجه ابونعیم۔ شرح الصدور

(ترجمہ) عبیدہ بن مہاجر سے روایت ہے کہ اگر کہا جاوے کہ جو شخص اس لکڑی کو چھولے وہ مرجاوے تو مین فوراً کھڑا ہو کر اُسکو چھولون۔

عن ابی هریرة انه مر به رجل فقال له این ترید قال السوق قال ان استطعت ان تشتری لی الموت قبل ان ترجع فافعل اخرجه ابن ابی شیبة وابن سعد۔ شرح الصدور

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اُنکے پاس کو ایک شخص گذرا اُنھون نے پوچھا کہان کا ارادہ ہے اُس نے کہا بازار کا فرمایا اگر ممکن ہو کہ قبل واپسی کے میرے لیے موت خرید لو تو ضرور خرید لینا۔

عن عبد الله بن ابی زکریا انه کان یقول لو خیرت بین ان اعمر مائة سنة فی طاعة الله وان اقبض فی یومی هذا او فی ساعتی هذه لاخترت ان اقبض فی یومی هذا او فی ساعتی هذه شوقا الی الله والی رسوله والی الصالحین من عباده اخرجه ابونعیم۔ شرح الصدور

(ترجمہ) عبداللہ بن ابی زکریا سے روایت ہے وہ فرماتے تھے کہ اگر مجکو دو امر کا اختیار دیا جاوے ایک یہ کہ میری سَو سال کی عمر ہو طاعتِ الٰہی مین اور ایک یہ کہ آج ہی کے دن یا اسی گھڑی میری جان قبض کرلیجاوے تو مین اسی کو پسند کرون کہ آج ہی کے دن یا اسی گھڑی میری جان قبض ہوجاوے بوجہ اشتیاق کے خدا کی طرف اور رسول کی طرف اور نیک بندون کی طرف۔

عن احمد بن ابی الحواری قال سمعت ابا عبد الله الباجی یقول لو خیرت بین ان تکون لی الدنیا منذ یوم خلقت تنعم فیها حلالا لا اسئل عنها یوم القیمة وبین ان تخرج نفسی الساعة لاخترت ان تخرج نفسی الساعة اما تحب ان تلقی من تطیع اخرجه ابونعیم

(ترجمہ) احمد بن ابی الحواری سے منقول ہے کہ مین نے ابوعبداللہ الباجی کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہی کہ اگر مجکو ایک تو یہ اختیار دیا جاوے کہ مجکو تمام دنیا ملجاوے جب سے مین پیدا ہوا ہون اس طرح پر کہ اسمین حلال طور پر عیش کرون اور پھر قیامت مین کچھ بازپرس نہو اور ایک یہ اختیار دیا جاوے کہ اسی وقت میرا دم نکل جاوے تو مین اسی کو ترجیح دون کہ میرا دم اسیوقت

فرقتے لولم تکن فی ذا السکون
لم یقل انا الیه راجعون
راجع آن باشد که باز آید بشهر
سوے وحدت آید از تفریقِ دہر

ولہٗ ایضاً در قصۂ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

گفت حمزہ چونکہ بودم من جوان
مرگ می دیدم وداعِ این جہان
سوی مُردن کس برغبت کے رود
پیش اژدرہا برہنہ کے شود
لیک از نورِ محمد من کنون
نیستم این شہرِ فانی را زبون
از برونِ حس لشکرگاہ شاہ
پر ہمی بینم ز نورِ حق سپاہ
خیمہ در خیمہ طناب اندر طناب
شکر آنکہ کرد بیدارم زِ خواب
آنکہ مُردن پیشِ اُو شد فتح باب
سارعوا آید مر او را در خطاب
الحذر اے مرگ بینان وارعوا
العجل اے حشر بینان سارعوا

ولہٗ ایضاً در قصۂ وفاتِ بلال رضی اللہ عنہ باشادی

چون بلال از ضعف شد ہمچون ہلال
رنگِ مرگ اُفتاد بر رُوے بلال
جفتِ او دیدش بگفتا واحرب
پس بلالش گفت نے نے واطرب
تاکنون اندر حرب بودم ز زیست
تو چہ دانی مرگ چہ عیش ست و چیست
این ہمی گفت و رخش در عینِ گفت
نرگس و گلبرگ و لالہ می شگفت
تابِ رُوی و چشمِ پُر انوارِ اُو
مے گواہی داد بر گفتارِ اُو
گفت جفتش الفراق اے خوش خصال
گفت نے نے الوصال ست الوصال
گفت جفت امشب غریبی مے روی
از تبار و خویش غائب مے شوی
گفت نے نے بلکہ امشب جانِ من
مے رسد خوش از غریبی در وطن
گفت اے جان و دلم واحسرتا
گفت نے نے جانِ من وادولتا
گفتِ آن رویت کجا بینیم ما
گفت اندر خلوتِ خاصِ خدا
من چو آدم بودم اوّل حبسِ کرب
پر شد اکنون نسلِ جانم شرق و غرب
من گدا بودم درین خانہ چو چاہ
شاہ گشتم قصر باید بہرِ شاہ
قصرہا خود مر شہان را مانس ست
مُردہ را خانہ و مکان گورے بس ست

ولہٗ ایضاً در جوابِ عاشقے مر عاذل را

گفت اے ناصح خمش کن چند پند
پند کم دہ زانکہ بس سخت ست بند
تو مکن تہدیدم از کشتن کہ من
تشنہ زارم بخونِ خویشتن
عاشقان را ہر زمانے مُردنے ست
مُردنِ عشاق خود یک نوع نیست
او دو صد جان دارد از نورِ ہدیٰ
وان دو صد را میکند ہر دم فدا
ہر یکے جان را ستاند دہ بہا
از نبے خوان عشرۃ امثالہا
گر بریزد خونِ من آن دوست رو
پاے کوبان جان برافشانم برو

جفت خوشحالان و بدحالان شدم
هر کسی از ظن خود شد یار من
وز درون من نجست اسرار من
سر من از نالهٔ من دور نیست
لیک چشم و گوش را آن نور نیست
تن ز جان و جان ز تن مستور نیست
لیک کس را دید جان دستور نیست
آتش است این بانگ نای و نیست باد
هر که این آتش ندارد نیست باد

وله ایضاً در قصهٔ بیهوشی پیر چنگی

گشت آزاد از تن و رنج جهان
در جهان ساده و صحرای جان
جان او آنجا سرایان ماجرا
کاندرینجا گر بماندندی مرا
خوش بُدی جانم ازین باغ و بهار
مست این صحرا و غیبی لاله زار
بی پر و بی پا سفر می کردمی
بی لب و دندان شکر می خوردمی
ذکر و فکری فارغ از رنج دماغ
کردمی با ساکنان چرخ لاغ (بازی ۱۲)
چشم بسته عالمی می دیدمی
ورد و ریحان بی کفی می چیدمی
مرغ آبی غرق دریای عسل
عین ایوبی شراب مغتسل
که بدو ایوب از پا تا بفرق
پاک شد از رنجها چون نور شرق
گر بود این چرخ ده چندی که هست
نیست نزد آنجهان جز تنگ و پست
مثنوی در حجم گر بودی چو چرخ
در نگنجیدی درو زین نیم برخ
کاین زمین و آسمان بس فراخ
کرد از تنگی دلم را شاخ شاخ
وین جهانی کاندرین خوابم نمود
از گشایش پر و بالم را گشود
آن جهان و راهش ار پیدا بُدی
کم کسی یک لحظهٔ این جا بُدی
مول مولی میزد آنجا جان او
در فضای رحمت و احسان او
امر می آمد که هین طامع مشو
چون ز پایت خار بیرون شد برو

وله ایضاً در قصهٔ مسامحت علی با خونی خویش

گفت دشمن را همی بینم بچشم
روز و شب بر وی ندارم هیچ خشم
زانکه مرگم همچو جان خوش آمدست
مرگ من در بعث چنگ اندر زدست
مرگ بی مرگی بود ما را حلال
برگ بی برگی بود ما را نوال
برگ بی برگی ترا چون برگ شد
جان باقی یافتی و مرگ شد
ظاهرش مرگ و بباطن زندگی
ظاهرش ابتر نهان پایندگی
از رحم زادن جنین را رفتن ست
در جهان او را ز نو بشگفتن ست
اینکه مردن پیش جانش تهلکه است
حکم لا تلقوا بگیرد او بدست
چون مرا سوی اجل عشق و هواست
نهی لا تلقوا بایدیکم مراست
زانکه نهی از دانهٔ شیرین بود
تلخ را خود نهی حاجت کی شود
دانهٔ مردن مرا شیرین شدست
بل هم احیاء پی من آمدست
اقتلونی یا ثقاتی لائما
انّ فی قتلی حیوتی دائما
انّ فی موتی حیوتی یا فتی
کم افارق موطنی حتی متی

مجموعۂ مناجات مقبول سے چند مفید دعائیں مع اصل عربی و نظم اردو کے

دعا	مصرع اول	مصرع دوم
فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ـ	اے خدا اے خالق ارض و سما	اے خدا اے مالک روز جزا
	ہے تو ہی دنیا میں میرا کارساز	اور تو ہی آخرت کا کارساز
	موت دے یا رب مجھے اسلام پر	اور مجھکو صالحوں کے ساتھ کر
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَالرِّضَآءَ بِالْقَضَآءِ وَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَ الشَّوْقَ اِلٰى لِقَآئِكَ مِنْ غَيْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ ـ	دے وہ ٹھنڈک آنکھ میں ذو الجلال	اور وہ نعمت کہ نہ ہو جسکو زوال
	رکھ رضامند اپنی خواہش پر مجھے	کر نہ دے حرص و ہوا مضطر مجھے
	بعد مرنیکے مجھے راحت ملے	اور ترے دیدار کی لذت ملے
	کر عطا اپنا مجھے شوقِ لقا	دین و دُنیا کی خرابی سے بچا
اَللّٰهُمَّ لَقِّنِّيْ حُجَّةَ الْاِيْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ ـ	اور دلیل ایمان کی دل کو مرے	یا الٰہی مرتے دم سکھلا تو دے
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَ اخْسَأْ شَيْطَانِيْ وَ فُكَّ رِهَانِيْ وَ ثَقِّلْ مِيْزَانِيْ وَ اجْعَلْنِيْ فِى النَّدِيِّ الْاَعْلٰى ـ	مغفرت میری کر اے رب غفور	اور کر دے تو شیطان کو دُور
	مجھسے ہر اک بندِ سیّہ دے چھڑا	کر مجھے قیدِ معاصی سے رہا
	پلہ میری نیکیوں کا او ثواب	کر دے بھاری او بڑھا روزِ حساب
	طبقۂ اعلیٰ میں دے مجکو جگہ	مجلسِ بالا میں دے مجکو جگہ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ الْفَوْزَ فِى الْقَضَآءِ وَ نُزُلَ الشُّهَدَآءِ وَ عَيْشَ السُّعَدَآءِ وَ مُرَافَقَةَ الْاَنْبِيَآءِ وَ النَّصْرَ عَلَى الْاَعْدَآءِ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ـ	چاہتا ہوں میں یہ تیرے فضل سے	کامیابی میری قسمت میں ملے
	اور شہیدوں کی طرح ای مستعان	کر مجھے اپنا معزز میہمان
	خوش نصیبوں کا سا مجکو عیش دے	زندگی میری فراغت سے کٹے
	اور مجھے پیغمبروں کے ساتھ کر	دشمنوں پر دے مجھے فتح و ظفر
	تو ہی سن لیتا ہے بندوں کی دعا	کر لے مقبول اے خدا میری دعا
اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ ـ	عیش تو یا رب ہے عیشِ آخرت	دے مجھے وہ عیش اور کر مغفرت
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ الْاَشْيَآءِ اِلَيَّ وَ اجْعَلْ خَشْيَتَكَ اَخْوَفَ الْاَشْيَآءِ عِنْدِيْ وَ اقْطَعْ عَنِّيْ	دے مجھے اپنی محبت اسقدر	ہر محبت سے ہی ہو بیشتر
	اور محبت ہی سے تیرے ای غنی	سب سے بڑھکر ہو مجھے دلبستگی
	دے مجھے خوف اپنا سب سے بیشتر	سب سے بڑھکر ہو مجھے تیرا ہی ڈر

آزمودم مرگ من در زندگی ست اِنَّ فی قتلی حیوۃً فی حیات	چون رہم زین زندگی پایندگی ست یا منیر الخد یا روح البقاء	اقتلونی اقتلونی یا ثقات اجتذب قلبی وجدی باللقاء
لِی حَبِیبٌ حُبُّہٗ یَشْوِی الحَشَا	لَوْ یَشَا یَمْشِی عَلٰی عَیْنِی مَشَا	

ولہ ایضاً در معنی حُبّ الوطن

اے مسافر با سفر رائے زن کہ وطن آنسوست جان این سو نیست	زانکہ پایت لنگ دارد رائے زن گر وطن خواہی گذر زان سوی شط	از دم حب الوطن بگذر مایست این حدیث راست را کم خوان غلط
معنی حُبّ الوطن آمد درست	تو وطن بشناس ای خواجہ نخست	

الدُّعاءُ بالشّوق اِلی اللقاء

یہان تک رسالہ مین جو آثار بغرض استحضار اور اُسکے ختم پر جو اخبار و اشعار بغرض استذکار و تکرار مذکور رہین وہ سب تدابیر و اسباب ہین تحصیل و تکمیل شوق دایہ اصلی اور اُسکے خیر کے لیکن خود اسباب کے وجود و سببیت کا مدار اصلی خالق اسباب کی مشیت و فضل پر ہو کما قال العارف الرومی ؎ این ہمہ گفتیم ولیک اندر بسیج ✣ بے عنایات خدا ہیچیم ہیچ ✣ اس لیے مباشرت اسباب کے بعد اسکی ضرورت اور سخت ضرورت ہے کہ اُسیر اکتفا نہ کرکے حق تعالی سے بھی عرض کرے کہ اِس مقصود مین مدد فرماوے لہذا مقتضائے مقام معلوم ہوا کہ کچھ دعائین جو مقصود رسالہ کے مناسب ہین مناجات مقبول سے یہان آخر مین لکھدی جاوین کہ استحضار آثار و استذکار اخبار و تکرار اشعار کے ساتھ ان ادعیہ کو بھی جناب باری مین عرض کیا کرین اور چونکہ دل سے شوق کی دعا کرنے مین فہم معنے بھی اعظم معین ہے اِسلیے مناجات مقبول ہی سے ان دعاؤنکا ترجمہ بھی اُنکے دوش بدوش لکھدیا اب خواہ عربی پڑھین یا اُردو پڑھین یا دونون کو جمع کرین کہ مقصود ہر طرح حاصل ہے اصل معنون مین کسی عنوان کی تخصیص نہین گو صفات زائدہ مین تفاضل کا انکار صحیح نہین۔ ولنعم ما قال العارف الرومی فی مثلہ ؎

پارسی گو گرچہ تازی خوشتر ست بوئے آن دلبر چو پران می شود	عشق را خود صد زبان دیگر ست این زبانہا جملہ حیران می شود

[illegible marginal handwritten notes]

حَاجَاتِ الدُّنْیَا بِالشَّوْقِ اِلٰی لِقَائِکَ وَاِذَا اَقْرَرْتَ اَعْیُنَ اَهْلِ الدُّنْیَا مِنْ دُنْیَاهُمْ فَاَقْرِرْ عَیْنِیْ مِنْ عِبَادَتِکَ - اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی -
حَسْبِیَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ حَسْبِیَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَسْئَلَةِ فِی الْقَبْرِ حَسْبِیَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمِیْزَانِ حَسْبِیَ اللّٰهُ عِنْدَ الصِّرَاطِ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

تیری ملنے کا ہو شوق اتنا مجھے — کر دے جو دنیا سے بے پروا مجھے
اور ہین دنیا کی جتنی حاجتین — بھول بیٹھوں سب کو مین اس شوق مین
جسطرح دُنیا سے دنیا دار کی — ٹھنڈی کرتا ہے تو آنکھین اے غنی
کر مری آنکھوں کو بھی ٹھنڈک عطا — بندگی سے اپنی اے رب العلا
موت کی سختی مین اور سکرات مین — جب لگا رہتا ہے شیطان گھات مین
ہو الٰہی تو مددگار و معین — تجھ پہ غالب ہو نہ جائے وہ لعین
کل گناہون سے مری تو در گذر — اور مجھ پر رحم اے رحمان کر
طبقۂ اعلیٰ مین جو بندے ترے — تیرے سب بندون مین ہین خاص اور مجھے
مجکو بھی یا رب ہو ساتھ اونکا نصیب — ان سے کر دے اے خدا مجکو قریب
مرتے دم اور قبر مین وقت سوال — حسبی اللہ بس ہے فضل ذو الجلال
تولے جائینگے عمل میزان مین جب — پل پہ جب چلنے لگین گے لوگ سب
ہر جگہ ہر حال مین اور ہر نفس — حسبی اللہ ہے مجھے اللہ بس
ہے وہی معبود برحق اور خدا — اور اُسی پہ بس بھروسا ہے مرا
اور وہی ہے صاحب عرش عظیم — ہے وہی غفار ستار و حلیم

قد تم ما اردناه بتوفیقه تعالی رسالة المعراج النبوی صلی الله علی صاحبه وسلم سنه ۱۳۲۷ ولله الحمد

محمد انعام اللہ تاجر کتب
ابن جناب
مولوی محمد نعیم صاحب مرحوم